



# جزاء اللہ عنوہ بابائے ختم النبوة

۱۴۱۶ھ

دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

تصنیف لطیفہ

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

## جزاء اللہ عدوہ یا بانیہ ختم النبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)

مسئلہ از شیخ عبدالحق اہل سنت والجماعت علامہ سوانی گری کی پول ۱۹ رجب ۱۴۱۷ھ  
کیا فرماتے ہیں علامہ دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولیہ ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید  
کہلاتا، اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطر و حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے  
اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے  
کامطین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے  
یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ یَقْنُؤْا تَوَجُّرُ وَا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

### الجواب

الحمد لله رب العالمین و سلام علی  
المرسلین، ما کانت محمد ابدا  
احد من رجائکم ولکن رسول الله و  
خاتم النبیین و کانت الله بکل شیء علیما،  
تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام  
تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں سے  
کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول  
اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے

یا من یصلی علیہ ہو و مثلکۃ صل علیہ  
و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم تسلیما  
آمین، رب اتی اعوذ بک من ہمزات  
الشیطن و اعوذ بک من ہمزات  
یحضرون و صلی اللہ تعالیٰ علی خانہ  
المسکین اول الانبیاء خلقا و آخرہم  
بعث اللہ و صحبہ و التابعین و لعن و قتل  
و اغزی و خذل مرۃ الجن و شیطین  
الانس و اعاذنا ابدًا من شرہم اجمعین آمین۔

اسے وہ ذات جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں  
کے ہر دو اور اس کے آل و اصحاب پر اور سلام کامل  
آمین، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شاطین  
کے ہر دو رسول سے اور اے میرے رب تیری پناہ  
مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوة اللہ خاتم  
المسکین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور  
بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل و اصحاب  
اور تابعین پر، اور لعنت اور ملامت، رسوائی اور تہ  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیش جنوں اور انسانی شیطانوں  
پر اور ان کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین (ت)

اللہ عز و جل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان چرچیں طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سبحنہ و تعالیٰ کو  
احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا  
فرض اجل و جزاء ایمان ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں  
میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ سبب کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال  
خفیف سے تو تم خلاف رکھنے والا قطعاً ایماناً کافر طعون غلط فی الزیاد ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو  
اس کے عقیدہ طعون پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے  
وہ بھی کافر بین الکفران ہے، ولید علیہ جس کا قول غیبس ترا بول سوال میں نہ کو ضروری ہے  
بیشک ضرور مگر ماشاء ولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ  
نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء الاخیر کا فتویٰ ہے، علی مرتضیٰ و بول زہرا و حسن مجتبیٰ  
و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سید ہم و مولا ہم و علیہم و سلم۔

شفا شرعیہ و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے

یکفر ایضاً من کذب بشع معاصمہ نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر



فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہم  
 او شک فیہ مختصراً۔  
 یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر  
 نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصر (ت)

بنازیہ و در مختار و غیر ہما میں ہے،

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر بہ  
 جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ  
 کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ابداد کا فتویٰ لکھے، آخر یہ تو بدابستہ ضرورت  
 موافقین و مخالفین حتیٰ کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف  
 کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً  
 وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول  
 نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالتأفین کسی ماقبل سے معقول نہیں،  
 اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی  
 تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی دوسے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت  
 میں پتہ جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کفر ہوا اور جھوٹا ماننا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہو مگر  
 کہہ رہا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے  
 حدیث و علماء کی کیا قدر جائے مگر بھلا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و باطن ہیں، قرآن و حدیث  
 دونوں ایمان مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ بھائے گا، آیہ کریمہ میں دس اوس ملعونہ

فت: اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجنون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولیدِ پلید کے ادعائے غیثِ ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوصِ ائمہ سے اہل ایمان کو صحتِ قرنیٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکرِ محبوبِ راحتِ قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پاسے گا۔

**بریتِ آدم اور ختمِ نبوت** **فاقول و بحول اللہ احوال (ارشادِ استِ الہیہ)**

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ فیصح اور ہیثمی (دلائل النبوة میں امیر المؤمنین عرقاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نفوسِ واقع ہوئی عرض کی دیا رب اسئلک بحق محمد ان غفرت لی الہی! میں نے تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی الہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر کھاپایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہو گا جو تجھے تمام جہاں سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا،

صدقت یا آدم انہ لا حب الخلق الی و اذ  
سألتنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد  
ما خلقتك۔ مراد الطبرانی و هو اخص  
الانبياء من ذریۃ نوح۔  
اے آدم! تو نے پچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہاں  
سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اسس کا  
واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت  
فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے

یہ اضافہ کیا، وہ تیری اولاد میں سب سے پھیلانے والے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**حضرت موسیٰ اور ختمِ نبوت** **ابولعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،**

ای موسیٰ لما نزلت علیہ التوراة وقراها جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قریت اتری ہے

لے المستدرک للحکم کتاب التاریخ استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۱۵/۲  
دلائل النبوة للہیثمی باب ما جاء فی تحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۸۹/۵  
لے المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۶۲۹۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۲۵۹/۴



وجد فیہا ذکر ہذہ الامۃ فقال یا رب انی  
اجد فی الانواح امۃ کھم الآخرون السابقون  
فاجعلہا امتی قال تلک امۃ احمد  
پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی، اے  
رب میرے! میں ان لوگوں میں ایک امت پاتا ہوں  
کو وہ زمانے میں سب سے پہلی اور مرتبے میں سب  
اگلی، قریر میری امت کر، فرمایا، یہ امت احمد کی ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم  
ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما خلق اللہ آدم اخبرہ ببینیہ فجعل یروی  
قضا ئل بعضہم علی بعض فرأی نوراً  
ساطعاً فی اسفلہم فقال یا رب من ہذا  
قال ہذا ابنک احمد ہو الاول و هو  
الاخر و هو اول شافع و اول مشفع  
اور یہی آخر چارویں سب پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حاتم النبیین  
نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ  
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔  
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے  
وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ  
خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت  
ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

لہ دلائل النبۃ لابی نعیم ذکر الفضیلۃ الربوۃ عالم الکتب بیروت ۱۴/۱  
لہ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفایہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۱۱/۲  
کنز العمال حدیث ۲۲۰۵۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۴۳۶/۱۱  
لہ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خفق برؤسہم الخ عالم الکتب بیروت ۱۳۴/۲







فلا اذکرتی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم کرامتک علی و منزلتک عندی ولولاک ما خلقت السموات والارض وما بینهما ولولاک ما خلقت الدنيا هذا مختصاً  
کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے بتایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

**آخر النبیین** خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما اسری فی الی السماء قرینی حق کان بینی وبينہ کقاب قوسیت اودائی، وقال لی یا محمد هل غمک ان جعلتک آخر النبیین، قلت لا، قال فهل غم امتک ان جعلتک آخر الامم قلت لا، قال اخبر امتک انی جعلتک آخر الامم لا فخر الام عندک ولا افضھم عند الامم۔  
شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دوکان بکواسی غم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا، اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھجوا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رؤا کروں اور انھیں ادروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں واللہ رب العالمین!

**رحمۃ للعالمین** ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ و بزار والبیہقی بطبری ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرار میں راوی،

ثم لقی اسد واسم الانبیاء فاشنوا علی یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مر بهم فقال ابراهيم ثم موسى ثم داود ثم سليمان ثم عيسى ثم ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اثنى على مر به فقال كلکم اثنى على مر به وانی مثنى على ربی الحمد لله المذک ابراهیمی رحمة للعالمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیدتبیان کل شیء وجعل امتی حیرامة اخرجت للناس وجعل امة وسطا وحده امتی هم الاولون وهم الاخرون ورفع فی ذکری جمعی فانها وخاتمها فقال ابراهيم بهذا فضکم محمدا صلى الله تعالى علیه وسلم ننطق الی السدرة فکلمه تعالی بعد ذلك فقال له قد اتخذتک خلیلا وهو مکتوب فی التوراة حبیب الرحمن ورحمت لک ذکرک فلا ذکر الا ان ذکرک معی وجعلت امتک هم الاولون والاخرون وجعلتک اول النبیین خلیة و آخرهم بعثا وجعلتک فاتحها وخاتمها هذا مختصی ملقط .

اور اوج آتیا رطیم الصلوة والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عز وجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ عظیم الصلوة برترتیب جبرائی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضل کی و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی شاک اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سنانا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں برشتی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت احمد ال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بند فرمایا اور مجھے فاتحہ دیوان نبوت و خاتمہ دفتر رسالت بنایا ، ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ان وجہ سے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ تک پہنچے، اس وقت رب عز وجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کی صلی اللہ علیک وسلم .

## ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

**حدیث شفاعت** امام احمد و ابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں،

فیاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا فی ربک  
فیقبض بیننا فیقول انی لست ہناکم انی  
اتخذت الہا من دون اللہ و اللہ و اللہ  
لا یہمنی الیوم الا انفسی و لکن اب کل  
محتاج فی وعاء مستور عیبہ اکان یقدر  
علی ما فی جوفہ حق یقبض الی تم فیقولون  
لا فیقول ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فیاتونی فاقول اما بعد ہذا  
یقبض بین خلقہ نادی صا دین احمد و  
امتہ فحقن الاخرون الاولون نحن اخص  
الامم و اول من یحاسبنا فتخرجون الاعم  
عن طریقتنا الحدیث ہذا مختصر۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے میں اور ہمیں اگلی سب امتوں سے پہچنے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہو گا اور سب امتیں عرصات عشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی

**انبیاء کا التجا سے شفاعت** احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فیاتون محمد ا فیقولون یا محمد اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء ﷺ  
حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اول  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں،

نزل آدم بالہند واستوحش فزل جبریل  
فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد  
ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ،  
اشہد ان محمداً رسول اللہ، اشہد ان محمداً  
رسول اللہ، قال آدم من محمد، قال  
ما خرد لك من الانبياء۔

ابو نعیم، اول میں یونس بن عیمرہ بن علی بن مسعود اور دارمی و ابن عساکر  
نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اذان دی۔ سب نام پاک  
آیا، آدم علیہ السلام نے پوچھا تمہارے  
ہیں، آپ کی اولاد میں سب سے پہلے نبی  
ہوئے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف  
لائے والے تمام عالم کو حشر دینے والے، صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے، جبریل نے اتر کر حضور آدم علیہ السلام کا شکم چاک کیا، پھر کہا،  
قلب و کیم یہ اذنان مسیحتان و  
عیسین لیسیرتک محمد رسول اللہ  
مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنو،  
اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں

۶۸۵/۶ صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی  
۱۰۴/۵ سہ حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمر بن قیس الملائکی دارالکتب العربیہ بیروت  
۱۹۲/۱ سہ الحقائق الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب اچار فی قبۃ الشریف دارالکتب الحدیثہ

انبیاء کے خاتم اور خلافت کو حشر دینے والے، صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

## بشارت میلاد الرسول

ابو نعیم بطریق شہری حشبی اور ابن عساکر بطریق مسیق بن رافع  
وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی انہوں نے فرمایا، میرے باپ  
اعلم علمائے تورات تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو  
نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا، اسے میرے بیٹے یا بھتیجے معلوم  
ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ان دونوں دیکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان  
ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے مجھے ان دونوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی  
جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اس کی پروری کرے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اور اراق رکھ کر اوپر سے  
مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ امیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا  
تو تو آپ ہی اس کا پیر ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے عارضا ہوئے مجھے ان دونوں درقوں  
کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھود درق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے،  
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم، ان کے  
مولدہ مکہ و مہاجرہ لطیفہ، الحدیث۔ بعد کوئی ہی نہیں، ان کی پیدائش منجے میں اور

ہجرت دینے کو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابو نعیم اور خزاعی کتاب، التوفیق میں خلیفہ بن عبدہ  
سے راوی میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی  
اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا  
جواب دیا کہ نبی نعیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک عیسیٰ اور سفیان بن جاسع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور  
آسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر آئے جس کے کنارے پڑتے تھے، ایک راہب نے

لے، الخصائص الکبریٰ باب ما جاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم دار الحدیث۔ تاریخ الجویۃ بغدادیہ ۱۶۲/۱

تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قلبہ من الفعل ۱/ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴۹/۱

الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التورۃ والانجیل دار الحدیث شہدۃ الجویۃ بغدادیہ ۳۶/۱



اپنے ذریعے بھی جہانکا اور کھاتم کون ہو؟ ہم نے کہا اولاد حضرت سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا،  
 اما انہ سوف یبعث منکم وشیکانی فیما یشرعوا  
 الیہ وخذوا بحفظکم منہ وشدوا فانیہ  
 خاتم النبیین۔  
 اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ  
 سب میں کچھ لپکتی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے  
 سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

**قبل از ولادت شہادت ایمان**  
 زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ السیدنا سید بن زید  
 کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم دھنہ موصدان و  
 مومنان عہد جاہلیت سے تھے طویر آفتاب عالم تاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الہی  
 رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابی سعد و ابی نعیم حضرت حارث بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے راوی ہیں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا کہ حضور سے کوہِ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان  
 کے معبود واپس باطل سے جہاں کی تھی اس پر اتنی ان سے اور قریش سے کہ لڑائی نہیں ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بوسے  
 اسے عامر! میں اپنی قوم کا مخالفت اور ملت ابراہیم کا پیرو برا اسی کو معبود مانتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 پڑتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو ہی اسمعیل اور اولاد عبد المطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے  
 میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا  
 ہوں، تمہیں اگر اتنی غلطی کہ انہیں پادِ قریر اسلام انہیں پہنچا نا، اسے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت  
 بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل ان کی آنکھوں میں  
 ہمیشہ شرف و نور سے رہیں گے، ان کے شانوں کے پنج میں جبر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا  
 مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انہیں مکے میں زور پہنے دے گی کہ ان کا دین اسے  
 مانگا رہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینہ جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے  
 فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فاق سعت البلاد کلھا اطیب دین ابراہیم، کریم دین ابراہیم کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا



## مقوقس شاہ مصر کی تصدیق ولادت

راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہیں دین کی طرف بڑھنے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا، اہل بقی احمد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا، وہ بولا،

نعم وهو اخر الانبياء، ليس بينه وبين عيسى نبی نہی قد امر عیسیٰ بالتباعه و هو النبى الاھى العربى اسمہ احمد۔

ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور جیسے کے پچ میں کوئی نبی نہیں، جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ ہی اخی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اس نے علیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، ڈانڈا کہا، یخص بہ لہ یخص بہ الانبیاء قبلہ کانت انسبی یبعث الی قومہ ولعث الی الت من کافۃ۔ انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابولیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھل رات کہ وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچی آوازیں نے کہیں نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلنہ ٹیلے پر ایک یودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چنچ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا،

هذا کوکب احمد قد طلع هذا النکوکب یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی





احفظوا ما اقول لكم ، وللهذه اهيئة نبي  
هذه الامة الاخيرة بين كتفيه علامة  
المحدث۔  
جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس  
پچھلی اُمت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے  
درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

وفيه انواع نوح في اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اسماء النبی  
اجلہ امہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابو داؤد  
طیالسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم و غیر جم حضرت جریر بن عظیم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا  
الحاجی الذی یحوا اللہ فی الکفر و انا  
الحاشر الذی یحشر الناس علی قدی و انا  
العقب الذی یس بعدہ سی  
جیشک میرے متہد نام ہیں، میں محمد ہوں میں  
احمد ہوں، میں حاجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے  
سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے  
قدحوں پر لوگوں کا شہر ہوگا، میں عقب ہوں  
اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سبعہ اخیرہ الاطبرانی کی روایت میں و الخاتم زادہ ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد  
امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر  
میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

لے الخصال الکبریٰ بخاری و ابن سعد و الحاکم و البیہقی و ابی نعیم، باب ظہر فی لیلہ مولود، دار الکتب الحدیث، بیروت، ۱۳/۱  
لے صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب نہ کراچی ۲/۲۶۱  
شعب الایمان البیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱/۲  
الطبقات الکبریٰ ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/۲۰۰



وَنَبِيَّ التَّوْبَةِ وَنَبِيَّ الرَّحْمَةِ

آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت  
کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التَّوْبَةِ عَجِبْ جَامِعٌ وَكَثِيرُ الْمَنَافِعِ نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجہیں فقیر غفرلہ  
المولیٰ اعتراف سے شرح صحیح مسلم امام النووی وشرح المشعل القاری والمخفاجی ومروقة واشعة الطعاست  
شرح مشکوٰۃ وغیرہ مراجع النیر وحقنی شروع جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شامل ومطالع المسرات  
ومواہب وشرح زرقانی وجمع البحار سے التقاط کیوں اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے برصائیں  
سب سترہ نبویں بعضہا املح من بعض و احلی (ان میں ہر ایک دوسری سے عزیز اور میٹھی ہے۔ ت۔)

خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں  
حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں۔

ذکر فی مطالع المسرات وقاری فی شرح	اس کو مطالع المسرات میں اور طاعلی قاری نے شرح سفار
الشعاع والشیخ لرحمن فی شفاء الخلق	یہ شیخ رحمہ اللہ نے اشعة الطعاست میں ذکر کیا۔ اور
وعلیہ اقصر فی المواہب اللدنیة	اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس
شرح الاسماء العلیة وقبہ رحمة	سے قبل اپنے بیان میں سشارح زرقانی نے
الزرقانی عند سردها۔	انحصار کیا۔ (ت۔)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی تاکہ الشیخ فی النعمات والاشعة۔ اقول ولیس بالاول  
فان الهدایة دعوة و ارادة وبالبركة توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل  
نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے دعوت منظور کی توفیق کا

شرح صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲  
مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱  
شرح المشاغل قاری علی ہاشمی نسیم الریاض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۳۹۲/۲  
شرح الزرقانی علی المواہب المقصود الثانی الفصل الاول زرقانی دار المعرفہ بیروت ۱۴۹/۲  
اشعة الطعاست شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفا صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲۸۲/۲

نام ہے۔ ت)

(۳۲) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی الصلوات  
والنثار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے صلوات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں

اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت)

اس صفت ورجحان انبیاء مشترک است و در تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور انھیں سب

ذات شریفین آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور

وسلم از ہمہ بیشتر وافر و کامل تر است بلکہ وافر و کامل تر ہے۔ ت)

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ فقط ہر ایک

امت جداگانہ بلکہ مجموعہ امت سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں ہوں گی جن میں بحمد اللہ

تعالیٰ اتنی ہماری اور چالیس ہیں باقی سب امتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۳۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الاصحاح الہودی فی شرح صحیح مسلم والنسائی فی جمع النواسیل والذرائع

فی شرح النواہب (اے اے) ہودی نے شرح مسلم کا علی قاری نے جمع النواسیل اور زرقانی نے شرح نواہب میں ذکر کیا۔ ت)

(۵) اللہ عز وجل کے حضور سے قبول توبہ کی تائید سے تشریح امر اہب والھناوی فی التیسیر

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لئے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہاں سے توبہ لینے آئے صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والنثار سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے

آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ غلطی سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا واقع ہوئے گی

سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفاسی فی مطالع المسرات فجز ۱۰۱

معانی المبررات وحوالی المسرات (یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو

نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

۱۰۱/۲ اشعۃ اللغات شرح مشکوٰۃ باب اسرار النبی وصفاتہ الخ فصل ۱۰ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۸۲/۴

۱۰۱/۲ شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسماہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲

۱۰۱/۲ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد الخ مکتبہ امام الرش فی ریاض ۳۶۶/۱

۱۰۱-۱۰۲ مطالع المسرات ذکر اسرار النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱-۱۰۲

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں ی علی و من ان قوله تعالى واسئل القیمة (اللہ تعالیٰ کے قول واسئل القیمة کے انداز پر۔ ت) یعنی تو آئین کے ہی معاملہ اسرار مع زیادہ معی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقول اب ادق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لینے کا سونفہ المنوی ثم العنیزی فی شروح الجامع الصغیر (جیسا کہ علامہ رندابی نے پھر عنریزی نے الجامع الصغیر کی مشرحوں میں ذکر فرمایا۔ ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت تو آئین ہیں و صفت توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں نہ یونکہ فرماتا ہے، جمیع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع، مطالع۔ اقول وہ فاروق حاققہ علیہ فیہ حذف ولا یحوش (میں کہتا ہوں اس سبب سے وہ پہلے سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حنفی علی الجامع الصغیر، کہ ان کی توبہ میں مجددی امت و ترک فی الحال و عدم اعتنا پر کفایت کی گئی، نبی الرحمة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجہ آمانت اگلے امتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیئے انگوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گو سال پرستی سے ہی اس ریل کی توبہ ہی جاؤں کے قبل سے رکھی گئی کہ نطق بہ القرآن لعنیز (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔ ت) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا علقاری و المرقاة و نسیم الریاض و انفاکی و جمیع البحار برہر (ت)

قلت اقتصر الحنفی فی تقریر هذا الوجه  
عن ذکر الاستغفار فقط فقال لا منه  
حنفی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے  
ذکر کا اقتصار کیا تو منسہر آیا آپ کی امت  
(باقی اگلے صفحہ پر)

سکھ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲ و ۱۰۳  
سکھ التفسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد مکتبہ امام الشافعی ریاض ۳۶۶/۱  
سکھ جمیع الوسائل فی شرح التماثل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ دار المعرفہ بیروت ۱۸۲/۲  
سکھ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھ ص ۱۰۱  
سکھ حاشیہ الحنفی علی الجامع الصغیر علی جمیع المسرات النیر المطبعة الازہریة المصریة مصر ۲/۳۳



(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں روز اللہ بخیر سے سزاوارا استغفار کرتا ہوں

شرح الشفاء والمرقاۃ والسمعات والمجموع بوزن (ط) للطیبی والنزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابوابیات المقربین (نیکیوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں۔ ست) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں ولا حواء خیر لك من الادی (آپ کیلئے ہر پہلی ساعت دوسری افضل ہے) جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرمائے گزشتہ مقام کو نسبت اس کے ایک نوح فقیر قصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور بہت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بڑھ تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی غلط نہ پائیں گے کہ کبھی استغفار کا جو دہی نہ امت کے بغیر نہیں ہر مسکن کی توبہ مذمت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی میں ضرر مستلزم تھا لے علیہ وسلم سے صحیح منقول ہے کہ نہ امت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے حکم کرنا ہے پھر اس وجہ کی تقریر میں اس میں تمام بیسیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ (ت)

الامم السابقة فلا تسلم منه راحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امكن انتظر لم تجد فيه خلافا لحديث الامرات ايض فان الاستغفار الصادق لا ينشوا الا عن ندم صحيح والندم الصحيح ينه الاقلاع وعزم المترك وذا صرح عنه صلى الله تعالى عليه وسلم قوله الندم من توبة علا ان المقصود المحصور بالنسبة الى ما كانت على الامم السابقة من الامر ثم هذا كله لا مساس له في تقرير الوجه بما قررنا كما ترى فاعرف ۱۲ منہ -

۱۔ شرح الشفاء علی قاری علی ما مشیئ الریاض فعل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم وار الفکریر ۶۹۳/۲  
مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاته الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/۱۳۹-۵۰  
۲۔ القرآن الکریم ۲/۹۳





بارگاہ میں عذر و دولت قبول پاتا ہے۔

توراة مقدس میں ہے: لَا يَجْرِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ اَمْرٌ مِنْهُ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے، مگر بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، والا بخاری عن عبد اللہ بن عمر  
 والد اسدی وابنا سعد وعبد کرم عن ابن عباس والاخیون عبد اللہ بن سلام وابن  
 ابی حاتم عن دھب بن حبیب وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
 (اسی کو بخاری نے عبد اللہ بن عمر اور وارعی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آفری  
 نے عبد اللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے دھب بن حبیب سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار  
 رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے) ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں  
 عفو و غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں  
 اللہ توبہ چاہتا ہے، اس کا علم اسی کا سمیع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم ہی فرمایا کہ میری  
 طرف توبہ پا ہو تو میرے محبوب کے حضور برواقوں میں

وَلَوْ اَمَهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُا لَكَ فَاسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدَ وَاللّٰهُ قَوَامًا رَحِيْمًا  
 اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر  
 خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے  
 تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پر الوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے  
 حضور پر نور کی طرف توبہ حضور سے توسل فرمادے استغاثۃ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، مولانا علی قادری علیہ رحمۃ اباری شرح شفا شریفین  
 میں فرماتے ہیں،

مردہ القبری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں  
 حاضریۃ فی بیوت اہل الاسلام علیہ جلوہ فرما ہیں

۱۔ صحیح البخاری کتاب الیروع باب کراۃۃ الغضب فی السوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۸۵/۱  
 سنن ادرامی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۵/۱  
 ۲۔ القرآن الکریم ۶۴/۴

۳۔ شرح شفا لقاری علی دمشقی الراضی باب ذوالجہ من تعظیم اہل شافعی مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۲/۴۶۴

(۱۶) وہ مضمینِ توبہ ہیں توبہ جیسے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک لعبتِ غلیٰ بلکہ اصل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے مراد یہ ہے کہ ہر نعمتِ قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے اب تک، مومن یا کافر، صلیح یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کئی انہیں کے مباحات کو کم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بھی اور مٹی سے یہ سرالوجود و اصل الوجود و خلیفہ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں علیہ السلام، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

انا ابوالقاسم اللہ یعطی وانا اقسَمُ  
مروا ما احاکم فی الاستدلال و محکمہ و  
افقہ المناقدونہ۔

میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں  
(اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی  
تصحیح کی اور تحقیق کرنیوالوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔)

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وما ارسلک الا رحمة للضعیفین  
فیروز خیر اللہ تعالیٰ رہنے والی جامعہ دینیوں پروردگار کی رحمتیں سوزِ بحث کی تفصیل جلیل و در  
اس پر نصوص قاطعہ و اثباتی و اثباتی کہ اپنے رسالہ مبارکہ منطلعت المصطفیٰ فی مکوت المورثین  
ذکر کی و الحمد للہ رب العالمین۔

(۱۷) اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نامِ جلالت حضرت عزت جلال کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں بل جلالہ و مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی اللہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی

یا رسولہ ماذا اذبت

ف، ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

۱۰۴/۲ دار الفکر بیروت  
۱۰۴/۱۱

۱۰۴/۲ قیدی کتب خانہ کراچی



ہر نیکے دارنگ و دوسے دیگر ست

(ہر سچول کارنگ و خوشبو علیہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توبہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ پیر سے دیگر ہیں و بابت الترتیبی  
**توبہ قبول کرنے والے نبی**  
 امام احمد و ابی سعید و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری و ترمذی و شافعی  
 میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے  
 میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا ۔

انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة ونبی  
 میں تمہ ہوں میں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں ،  
 التوبة وانا الموفق وانا الحی شرونی الملائم  
 میں توبہ کا نبی ہوں ، میں سب میں آخر نبی ہوں ،  
 میں تشریفے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم ۔

**مالک واسے محمد**  
 طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
 راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

انا محمد وانا احمد وانا لحاشا لکدی  
 میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں ، میں حاشا لوں کہ لوگوں  
 احشاک من علی قدی ، وانا ما حق السدی  
 کو اپنے قدموں پر نہیں حشر دوں گا ، میں ماحی ہوں کہ  
 یسبحوا لله فی الکعب ، فاذا کان یوم القیمة  
 اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کعبہ کو حشر فرماتا ہے ،  
 کان لواء الحمد معی ، وکنت احقر المرسلین  
 قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا ۔ میں  
 و صاحب شفاعتہم  
 سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک  
 ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اسانے طبر حاتم و عاقب و معنی نعم نبوت میں لعل صریح ہیں ۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر  
 بھی اسی طرف ناظر ۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں ،

قال العلماء معناه (ای معنی روایتی قدی)  
 علماء نے فرمایا ان دونوں معنی قدی مفرد اور قدی تشبیہ  
 بالقشیة والاخر (ای ہشرون علی)  
 کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے جیسے

ملہ شافعی الترمذی مع جامع الترمذی باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ و نور محمد کا رخا نہ تجارت کتب کراچی ۱/۵۹۰  
 مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۰۵  
 ملہ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسماء جابر بن عبد اللہ الکلبیة القیصلیة بیروت ۲/۱۸۴



فتح میں متقی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل یا مع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 تبشیر یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المؤمنین صدیقہ واسامہ بن زید و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی،

کما فی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب  
 جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب  
 او مقف و نحوہا کات خصۃ احادیث۔  
 یا مقف و غیر ہما ہوں تو پانچ احادیث ہوتیں (ت)

**الحاشیہ والعاقب** حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 راوی 'سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کینسہ یہود میں تشریف لے گئے،  
 میں ہر کاب تھا، فرمایا: اسے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو کوئی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ کسی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 سے گرفتار ہیں کہ وہاؤ ابغضب من اللہ فباؤ ابغضب عن غضب) اور خدا کے غضب میں گئے تو غضب  
 پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ ت، اٹھالے گا، یہود سن کر خائب رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا،  
 ہیتم فواللہ لان الحاشیہ والعاقب و ب  
 السبب المصطفیٰ اصتم او کذبتم یہ  
 تم سے یہ مانا جاتی تم بیشک میں حاشیہ ہوں اور  
 میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں ہی مصطفیٰ ہوں خواہ  
 تم مانو یا نہ مانو۔

**رسول جہاد** ابن سعد مجاہد جی سے مرسلہ راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد انا رسول الرحمة انا  
 المرحمة انا المتقی والحد شرک  
 میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں،  
 میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو  
 حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۔ نکال فی شعاع الرجال ترجمہ وحب بن وحب بن خیر بن عبد اللہ بن زبیر دار الفکر بیروت ۲۵۲۶/۱

۲۔ القرآن الکریم ۹۰/۲

۳۔ المستدرک للحاکم کتاب معرقة الصحابة مطبع دار الفکر بیروت ۲/۱۵

۴۔ البیہقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/۵۵





اختصاصی حصار آ۔

میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔

اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ میر پر فقیر نے اپنے رسالہ شعبی ایتقین یا نسیباً سید المرسلین میں بیان کی

آخر زمان اور اولین یوم قیامت  
اسی بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و  
مسلم مصنف میں منقول ہے راوی 'امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لیجے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا،

لا انا ذی اصفیٰ محمد اعلیٰ العرش  
قہاس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام  
آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا، واللہ! میں نے انہیں تمام بشر سے افضل رکھا، امیر المؤمنین نے اسے تپانچ مارا، وہ بارگاہ رسالت  
میں ناٹھی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن اس تپانچ کے بدلے اسے راضی کر دو  
(یعنی ذمی ہے) اور وہاں اسے یہودی! آدم صلی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح علیہ السلام، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ  
ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اسے یہودی! اللہ نے اپنے دونوں پر میری امت  
کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمان رکھ دیا ہے اور میری امت کو مؤمنین کا  
لقب دیا، ہاں اسے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو دنوں الاخریوں السابقون یوم القيمة اور ہم زمانے  
میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے ابھیہا پر جنت تک میں اس میں  
جلوہ افروز نہ ہوں اور حرام ہے استوں پر جنت تک میری امت نہ داخل ہوا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
علیہم وسلم۔

بہیقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسل راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
دریائے رحمت علیہ وسلم فرماتے ہیں، اما بعثت فاتحاً و خاتماً میں بھیجا گیا دریائے رحمت  
کھولنا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت  
ابن ابی حاتم و بیہقی و شعبی تفاسیر اور ابواسحق جوزجانی تاریخ اور ابونعیم دلائل  
میں بطریق عمدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد

سہ سنن الدارمی باب ۸۰ اما علی بنی سنی قدیر و سلم من فضل دار الحسن لطباعة مصر ۳۲/۱  
لے المصنف بن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۵۸۵۱ ۱۱ اوارۃ القرآن و العلوم اسلامیہ کراچی ۵۱/۱  
سہ بہیقی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳۰۸/۲

ابن سعد طبقات اور ابن کثیر لائل مکرم للاحلاق میں ۔ ۱۰۔ مہر ماہی اوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کبریا داد اخذتا من البیہین میشارہ و مہر ماہی اوی و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم کی تفسیر میں فرمایا ۔

کنت اول النبیین فی الخلق و اخرهم  
فی المعثیہ

قائدہ نے کہا: خدا و اہل قبلہم \_\_\_\_\_ اسی نے رب العزت  
تبارک و تعالیٰ نے آئ کر میں انبیائے سابقین سے چنے حضور پرور کا نام پاک لیا، صلے اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

**تذکرہ نیل :** ابوسلطان اپنے امائی میں سل بن صالح بھائی سے راوی میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا

اے اللہ تعالیٰ! اے احد من بنی آدم من ظہور ہم  
 ذمہ تہم و شہد ہم علیٰ اعمہم دست  
 بر بکر کان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اول من قال بلیٰ و لذلک صار یقدم الابیاء  
 و هو حر یجبت علیہ  
 و سلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا جان لے کہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریقہ و خطاب بعد از وصال  
 شفا شریف امام قاضی عیاض و  
 امیر العلوم امام عجمۃ الاسلام و مدظلہ  
 امام ابن الحاج و آفتاب اسرار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی دمشقی و شرح البرہہ ابو العباس قصار و صاحب الموشی  
 امام قسطلانی و غیر اکتب معتہدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعد وفات حضور

١٤ تفسير ابن ابی حاتم تحت آية واذا اخذنا من النبيين الم حديث ١٢٥٩٢ مكتبة دار مصطفى ابي بازك، المكونة ٣١١/٩  
تفسير نبوي المعروف بحام الشرح على ما مشي الخازن تحت آية واذا اخذنا من النبيين الم مصطفى ابي ابی الحلبي مصر ١٢٢/٥  
١٥ المختار لعل كبرى بحواله ابی سهل باب خصوصه النبي صلى الله عليه وسلم كونه اول النبيين في الفلق دار الكتب الحديث بايعين ٩

سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمات جو فضائل عالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو نہ و خطاب کر کے عرض کئے ہیں انہیں میں گزارش کرتے ہیں :

ہا ہی انت و اقی یا رسول اللہ لقد بیلع  
من فضیلتک عبد اللہ ان بعثک احمر  
الانبیاء و ذکرک فی اولہم ، فقال اللہ تعالیٰ  
و اذ اخذنا من النبیین میثاقہم و معک و  
من نوح الایۃ .

یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی  
فضیلت اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس حد کو  
پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب  
سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے  
پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اسے محبوب

اور نوح کا بزرگم و مومنی فرماتے ہیں میرے عظیم الصلوٰۃ والسلام

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق حلبی

شرح شفا شریف میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا ،  
السلام علیک یا اھل ہر ، السلام علیک یا باھلین ۔ میں نے فرمایا : اسے جبریل ایہ صفات قر  
اللہ عز و جل کی ہیں کہ اُسی کو کہتے ہیں مجرہ کسی مخلوق کی کوئی بزرگستی میں ، جبریل نے عرض کی ، اللہ تبارک تعالیٰ  
نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و  
وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے ،

و معاک بالاول لانک ادلی الانبیاء و خلعتا  
و معاک بالاحول لانک اخلا انبیاء فی العصور  
خاتم الانبیاء الی الخوالصم ۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے  
آخر میں میں مقدم ہیں اور حضور کا احسن نام رکھا  
کہ حضور سب پیغمبروں سے نہانے میں مؤخر و  
خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں ۔

یاھلین نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے در سے ساق عرش پر آفرینش  
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک کھا پھر مجھے حضور پرورد و مجتبیٰ کا حکم دیا میں نے حضور  
پر ہزار سال در و مجتبیٰ اور ہزار سال مجتبیٰ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا کہ اللہ کی طرف اس کے حکم سے جلتا اور جگمگاتا سورج ۔

حضور کو خدا ہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل مساوات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے،

پس حضور کا رب محمد ہے اور حضور آئندہ حضور کا رب  
اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر  
و ظاہر و باطن ہیں۔

فربك محمود وانت محمد وربك الاول و  
الآخر والظاهر والباطن وانت الاول  
والآخر والظاهر والباطن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي فضلتني على جميع النبيين  
حتى في اسمى وصفتي۔

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء  
پر فضیلت دی رہاں تک کہ میرے نام و صفت ہیں۔  
علی قاری نے شرح شفا میں اس کا ذکر کیا اور  
فرمایا کہ تمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا لا  
اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس  
کو، میں نے، پی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ  
اسناد روایت کے منہج میں ماخوذ ہے جیسا کہ  
زرقاتی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر میں  
تجذیر ہو (اسناد ماخوذ ہو) اور صرف اشارہ کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو

ذكره القاري في شرح الشفاء فقال قد  
سوى التلصصاني عن ابن عباس الخ۔

اقول ظاهره انه اخبره بسده فانت  
الاسناد ماخوذ في مفهومه، سوايه كسما  
قاله الزرقاني في شرح المواهب و لعل  
الظاهر ان فيه تجريد او المراد اورد ذكر  
الله تعالى اعلم۔

## نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں البربرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

میں تمام انبیاء پر چھوج سے فضیلت دیا گیا،  
مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل  
میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد گئی اور میرے  
لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

فضلت على الانبياء ليست اعطيت جوامع  
الكلم ولصيرت بالمرعب واحلت لي  
الغنائم وجعلت لي الامم من  
مسجد او طهوما و اوسلت الي

الحق كافة وختم بي البعوض :- کونے عالی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہاں

سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابوالعین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا قائد المسلسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع وشفعم ولا فخر :- میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فقر نہیں کہتا

اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور پر وجہ فقر

ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسمہ وحاکم و بیہقی وابن جابر عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انی مکتوب عند اللہ فی امر لکتاب الخاتم النبیین وان ادم لم یجد ل فی حیسبہ :- بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں

خاتم نبیین لکھا ہے اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں

رہے تھے۔

آدم سرد تن بآب و گل داشت

کو حکم بملک جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے غیر میں ہی تھے جبکہ مصور محض اللہ علیہ وسلم بلکہ خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے۔)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت :- موارب لدنیر و مطالع المسرات میں ہے،

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمر بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

السلام صحیح مسلم کتاب المناقب باب فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۹/۱

۳۱/۱ سس الدارمی حدیث ۵۰ باب ما اعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دارالاحسن قاہرہ مصر

۶۰۰/۲ کتاب تاریخ ذکر اخبار اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم دارالفکر بیروت

کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۲ موسستہ الرسالہ بیروت ۴۴۹/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّہ قال اِنَّ اللہ عزوجل کتب مقادیر المخلوق قبل ان یخلق السموات والارض فی خمسین الف سنة فکان عرشہ علی الماء ، ومن جملة ما کتب فی الذکر وہو امر الکتاب ان محمدًا خاتم النبیین۔

ثم قال بعد ہذا فی المواہب ومن العربیہ من ساریۃ ذنکری الحدیث المذكور انفا و قال بعدہ فی المطالع وغیر ذلک من احادیث ائمہ وقال الزرقانی بعد قولہ ان محمدًا خاتم النبیین فان قبل الحدیث یعید سبق العربی علی التقدير وروی کتابہ محمد خاتم النبیین فی الفای وواحد۔  
انہ بتمامہ حدیث واحد مخرج کذا فی صحیح مسلم والعبد لضعیف من اجہد الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیہ الا انی قولہ فکان عرشہ علی الماء وبهذا القدس عن ہلہ فی مشکوٰۃ والمجاہد الصغیر والکبیر وغیرہا قالہ اعلو۔  
وجامع صغیر وکبیر وغیرہما ک طرف مشوب کیا ہے ، تو اِنَّہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے ۔ (ت)

وسلم رہا ہے ہیں اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی آفریش سے پچاس ہزار برس پہلے غلی کی تعمیر رکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا مجملہ ان تقریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین میں صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

پھر اس کے بعد تراہیب میں فرمایا اور عربیہ بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے احمد ، اور عسلاہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر ائمہ رضی اللہ عنہم حدیث سے عرض کی گئی ، تعمیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تحریر کیا ہے جبکہ اس جید ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھ تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "وکان عرشہ علی الماء" اس کا عرش پانی پر تھا اور اسی قدر مشکوٰۃ میں صحیح مسلم

۵۴/۱	المکتب الاسلامی بیروت	باب سبق نبوت	تراہیب اللدنیۃ
ص ۹۸	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد		مطالع المسرات
۳	دار المعرفۃ بیروت	المقتصد الاول	شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ

## عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد و بخاری حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری

اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متنا سبہ و معانی متعارفہ راوی حضرت خاتم امرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی و مثلی الانبیاء کمثل قصص احسن بیاناہ  
تواک منہ موضع لبنة فطاف به النظر  
یتعجبون من حسن بیاناہ الاموضع  
تذک البنة فکت ان سددت موضعی  
السنة حتم فی البنیات و ختم فی الیصل  
وفی لفظ لشیخین فانما للبنة و انما  
خاتم النبیین

کی وہ پھلی اینٹ ہوئی، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
امام ترمذی حکیم فاروقی نے اسے صحیح قرار دیا اور ترمذی نے اسے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اول نرس آدم و انھوم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں  
پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی  
طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کاشی اور حاکم کتاب المستدرکات اور  
بیہقی و ابوالفیم کتاب دلائل النبوة اور ابن حبان تاریخ میں امیر المؤمنین  
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ  
ایک بادینشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے

۱۰ مشکوٰۃ المصابیح بکوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مطبع مجتہائی دہلی ص ۵۱  
۱۱ صحیح البخاری باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۰۱/۱  
۱۲ صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ۲۳۸/۲  
۱۳ نوادر الاصول حکیم ترمذی



ڈال دیا اور بولا قم ہے ثبات و عزتی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سو سمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا،

بَیِّنَاتٍ وَسَعْدِیَّةٍ یَا سَیِّدِی صَبْرٌ وَاقِفِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ۔  
میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اس مقام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا، من تعبد تیرا معبود کون ہے، عرض کی،

الَّذِی فِی السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِی الْأَرْضِ مَلِکُهَا سَہْ وَفِی الْمَحَرِّ سَبِيلُهُ وَفِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِی النَّارِ عَذَابُهُ۔  
وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمینی میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب ناری میں۔

فرمایا، من انا بھلا میں کون ہوں، عرض کی،

اَمْتُ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَتْ وَ قَدْ خَابَ مَنْ كَذَبَكَ۔  
حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولی کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور کذب کی۔

اگرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوں حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشہد ان لا اله الا الله و انتک رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام الطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی۔

کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبریٰ و لم اقف علی الفاظہم فان اشتطت جمیعاً علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعۃ احادیث۔  
جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پاسے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں (ت)

**تذیل :** ترمذی حدیث طویل علیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا : بین کتبہ حاتم النبوة وهو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**تذیل :** طبرانی معجم اور ابونعیم خزائن میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک عظیم طیفہ راوی جس میں فرماتے ہیں :

اجعل شوائف صلوٰتک ونواہی برکاتک و  
 مہمة تحثنک علی محمد عبدک ورسولک  
 الخ لا سبقت ولا فاتح لما اعقب  
 الہی ! اپنی بزرگ درودیں اور برحق پرکتیں اور رحمت  
 کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کر دیجیے  
 بندے اور تیرے رسول ہیں، مگزروں کے حاتم و  
 مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر نبوت محی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی  
 دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
**ولابی بعدی** فرماتے ہیں :

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما  
 هلك بنی خلفہ نبی ولا نبی بعدی بک  
 اخبار بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک  
 نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آیا  
 بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

آحمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر مشرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم واقوال القادون (جلیعہ عالم  
 نے کہا ہے ائمہ حقین نے اسے نبوت کلمہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الرسالة والنبوة قد انقطعتم  
 بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد

۱۔ جامع ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کونی کتبہ زبیر دہلی ۲/ ۲۰۵

۲۔ المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبۃ المعارف الریاض ۱۰/ ۳۶

۳۔ صحیح بخاری کتاب الابیار باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۹

ف، نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔





**فائدہ:** اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عباسؓ کی حضرات  
 جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

نوحی س راہیم لکان صدیق نبیؑ

وبہ انجلی ما اشته علی الامام النودی  
 مع جلالة شأنه، وسعة عرفانه، اما  
 ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا نوری  
 ما هذا فقد كان اجبت نوح غیر نجیب و نو  
 لم یبد التبی انبیاء کان کل احد نبیا  
 لانهم من لدن نوح قال الله تعالی وجعلنا ذریته  
 هم الباقینؑ فاجابوا عنه بان الشرطیة  
 لا یلزمها الوقوع اقول نعم لكنها  
 لا شک تفید الملازمة فان كانت  
 صبیحة علی امت اجبت فی لایكون  
 الانبیاء لزم ما لزم ابو عمر ولا مفسر  
 فالحق فی الجواب ما اقول من عدم  
 صحة قیاس الانبیاء السابقین ونبیہم  
 علی نبینا سید المرسلین ونبیہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم فلو استحق  
 ابنہ بعدہ النسوة لایلزم منه استحقاق

اگر ابراہیمؑ فذہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔  
 اس سے امام نوویؒ کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہو گیا  
 باوجودیکہ اس کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے  
 لیکن امام ابو عمر بن عبد البر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا  
 حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوتے، اور اگر یہ  
 ہوتا کہ بی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ  
 وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی ولادت تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہم نے ناس کی دریت کو ہی باقی رکھا، اس کا  
 جواب اسوں نے یہ دیا کہ کسی شرط فیض کو وقوع لازم  
 نہیں ہے اقول یہ لکنا ہوں، ہاں درست ہے  
 لیکن بے شک شرط فیض لازم کا عائد ضرور دیتا ہے  
 اگر فیض شرط اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی  
 ہی ہوتا ہے تو ہرگز الزام لازم اسے گاجس سے مفسر  
 نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ  
 انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی  
 سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں  
 اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود و سلام

فت، حدیث و نوحی س راہیم لکان نبیؑ والحدیث  
 حدیث اگر ابراہیمؑ فذہ رہتے تو نبی ہوتے کی تحقیق  
 لحد اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (مت)

لکھ نکر الحال بحر لہ اباوردی عن انس و ابن عباسؓ حدیث ۳۴۲۰۲ حوسنت الرسالہ بیروت ۲۹۹/۱  
 لکھ الاسرار المرفوعہ بحوالہ ابن عبد البر فی التمهید حدیث ۴۴۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۱  
 لکھ تہذیب تاریخ ابن عباسؓ باب ذکر بنیہ وبناتہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹۵/۱

ابتداء الانبیاء جمیعاً ہکذا اس آیت کی  
 کثرت علیہا مستحب لتحقق التیسیر  
 ثم آیات الصلاة علی القانع  
 ذکر مشہد فی الموضوعات البکیر فہذا  
 الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس  
 بن ماذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال  
 قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نحن اهل بیت لا یقاس بنا  
 احدٌ علی اقل اقوال لا نسوا من  
 الحدیث بحکم بالنسبة بل انہا عما  
 تکامل فی جوہر ابراہیم من خصائل  
 الانبیاء و خلال المرسلین مجتہد لو لم  
 یسند باب النبوة لکان یہ عصر من اللہ  
 لا استحق قامہ فانت النبوة لا یتحققا  
 احد من قبل ذات لکنت اللہ تعالیٰ  
 یعطی من عبادة من تم و کسمل  
 صورة و معنی و نسباً و حباً و بطن  
 انفاية القصوى من کل خیر  
 اللہ اہل بیت یجعل رسالتہ  
 فاذن الحدیث علی وراثت حاصر  
 لوکان بعدی ہی یکان عیسیٰ و اللہ تعالیٰ  
 اعلم۔

فرماتے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ  
 علیہ السلام کا بیانا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے  
 یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے  
 مستحق ہوں، میں نے اپنی تفسیر کے نسخے پر یہ نہیں حاشیہ  
 لکھا بعد ازاں میں نے علامہ علی قاری کو موضوعات بکیر  
 میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا اللہ الحمد۔ دینی نے  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحریر کیا کہ آپ انہوں  
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں  
 میں کتابوں کے ذکر و حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی  
 ہے، یہ بات بھی تسلیم نہیں بلکہ حدیث مذکور حضرت  
 کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق  
 یہ جبروسہ رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے  
 خصال و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم  
 نہ ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل محض سے نبی ہوتے  
 نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات  
 میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ  
 نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب  
 فرماتا ہے جو صورت، معنی، نسباً، حباً ہر اعتبار سے  
 تام و کامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ  
 بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی  
 دلالت یہی ہے جو لوکان بعدی نبیا لکان عمر الحدیث  
 کی دلالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ الفردوس باثر الخطاب حدیث ۶۸۳۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۸۳/۴  
 ۲۔ جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین مکتبی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۰۹/۲

نوع آخر جو طلوع آفتاب عالم تاب خاتیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلاطینہ علیہ وسلم کہ انکرام

جو کسی کے لئے ادعاے نبوت کرے و جال کذاب متقی لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و حدیث ثویبات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ یسکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم نہ نہی وانا خاتم النبیین لا یبعث بعدی، ولفظ البخاری و جالون کذابون قریباً منی ثلثین لہ

عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ملے گا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ ت۔

امام احمد و طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربع سوة وانی خاتم النبیین لا یبعث بعدی

میری امت دعوت میں (کہ مومن و کافر سب کو شامل ہے) تیس کذاب و دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ملے گا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر علامہ ابن زیاد و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے

المحدث۔

و فرماؤں جو حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملی مانے دجال کذاب ہے۔

۱۔ سنن ابو داؤد کتاب الصنن ذکر الفتن و دلائلہا کتاب عام پریس، لاہور ۲/۲۲۸

۲۔ صحیح البخاری کتاب الصنن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۵۳

۳۔ مسند امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

۴۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۶۳۵

ابو یوسفی سند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذاباً  
منهم مسيلمة والغنسی والمختار  
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں  
ان میں سے مسیلمہ اور اسود غنسی و مختار غنسی  
ہے انھم اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں ضعیف تھے شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود و خود زمانہ  
اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خدمت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، ولہ الحمد۔

حضرت علی اور ختم نبوت  
نوع آخر خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم  
کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ  
حصہ نہیں۔

امام احمد سند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر  
تہذیب، تاریخ میں بطریق حدیث، کثیر، سیاق و سباق میں ابی و قاضی، کثیر، تصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی  
معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر عاقلی و امام ابن مردودہ موطا اور بزار بطریق عبد اللہ بن ابی کریم علیہ السلام  
بن جریر بن العسکری بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عسکری بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ایمن بن عبد قیس امیر المومنین مولیٰ علی  
اور احمد و حاکم، طبرانی و عقیل حضرت عبد اللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابویوسف  
بن محمد طبری و ابوبکر طبری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی و ماخوذہ عسکری حضرت ہارث بن عبد اللہ سے سند  
اور حضرت ابوسریحہ تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور تعظیم کتاب المتفق والمتفق میں حضرت عبد اللہ بن عمر و  
ابو نعیم فضائل اصحاب میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرت ہارث بن عازب و زبیر بن ارقم و جیش

فندہ فرما ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں  
عہد مسیلحہ ضعیف کے قاتل و حتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ  
فرمایا کرتے قتل خیر الناس و شترانہ میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔



بن جناد، وجاہ بن مکرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت  
خمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک کو قشر لعین لہجائے وقت  
امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! حضور مجھے  
عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترہی ان تکون منی بمنزلۃ ہا دون من موسیٰ عیرہ لا ہی بعدی بلہ  
یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت  
میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب  
اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ  
فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس میں ہے:

الا ترہی ان تکون بمنزلۃ ہارون من موسیٰ  
الا انک لست بنبیؑ  
کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے  
مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

قالت ہبہ جبریل علی سبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا محمد انت  
ربک یقرأک السلام ویقول لک عفت  
منک بمنزلۃ ہارون من موسیٰ نکنت  
لا نبی بعدک یتہ

جبریل امین میرا حضور و السلام نے حاضر ہو کر حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور  
کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی  
(رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا  
موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی  
نہیں، صلی اللہ علیک وبارک وسلم۔

۵۲۶/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	ماقب علی بن ابی طالب صلی اللہ عنہ	صحیح البخاری
۱۴/۲	ایم کیو کتب خانہ رشیدیہ دہلی	.. .. .	جامع الترمذی
۲۷۸/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	.. .. .	صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل ..
۸۲/۱	دار الفکر بیروت	.. .. .	مسند جریر جنبل حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص
۱۲۰/۹	دار الفکر بیروت	.. .. .	لے الجمع الزوائد بحوالہ احمد و غیر عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ
۱۰۹/۳	دار الفکر بیروت	.. .. .	امستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ
۱۴۷/۲۴	۱۴۷/۲۴	۳۸۹ تا ۳۸۶	۳۸۹ تا ۳۸۶

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر مودودی رضی اللہ تعالیٰ عنہوں ہے کسی نے اُن سے ایک مستند پوچھا فرمایا، سل عنہما عن ابن ابی طالب فهو اعلم مولائی سے پوچھو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا، یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بَشَرًا قُلْتُ لَعَنَ كَرِهَتْ مَجْلَانِ مَسْئُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بِالْعِلْمِ غَدَا  
وَلَقَدْ قَالَ لَهُ أَنْتَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ  
مَنْ مَوْحَى إِلَاهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَكَانَ عَمْرٍ  
إِذَا اشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْئًا أَخَذَ مِنْهُ يَدُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرِهَتْ كَسْبُ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ  
أَبُو تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ بِالْعِلْمِ غَدَا  
وَلَقَدْ قَالَ لَهُ أَنْتَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ  
مَنْ مَوْحَى إِلَاهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَكَانَ عَمْرٍ  
إِذَا اشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْئًا أَخَذَ مِنْهُ يَدُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔  
ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

يَا عَلِيُّ أَخْصِيكَ بِالنَّبَوَةِ وَلَا نَبَوَةٍ  
بَعْدِي يَوْمَ  
اسے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیرہ  
نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت  
اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت  
ابن ابی عاصم اور ابن جریر با فادہ تصحیح اور طبرانی، وسط اور  
ابن شاذان میں کتاب السنن میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ  
وجہ کریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور  
نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آپکل کپڑا پر ڈالیا، پھر بعد نماز  
سنسرایا۔

بِئْسَ مَا ابْنُ ابِي طَالِبٍ فَلَا يَأْمُرُ بِحَدِيثِ  
مَا سَأَلْتُ اللَّهَ لَكَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ  
لَكَ مِثْلَهُ وَلَا سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا  
اسے ابن ابی طالب، تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ  
تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے  
لئے مانگا تمھارے لئے بھی اس کی مانند سر لیا

۱۵ فضائل الصحابة لمام احمد بن حنبل حدیث ۱۱۵۳ فضائل علی علیہ السلام موسسة الرسالہ بیروت ۱۴۰۵  
۱۶ حلیۃ الاولیاء المسند فی مناقبہم وفضائلہم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار الکتب العربیہ بیروت ۱۴۰۱



المولد بالقاهرة سنة احدى وسبعين  
وستائة ، قال اخبرنا الشيخ القدوة  
شهاب الدين ابو حفص عمر بن عبد الله  
السهروردي ببخدا سنة اربع و  
عشرين وستائة ، قال سمعت الشيخ محي  
الدين عبد القادر رضى الله تعالى عنه يقول  
على الكرسي بعد رسته ( فذكر ) -

نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے  
شیخ محی الدین عبد القادر رضى الله تعالى عنه  
کو مدرسہ میں کسی پر تشریف فرما ، کہتے ہوئے  
سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ ت

بالجملہ مادی نبوت پر فائز ہونا نہ نفرد کی دلیل نہ حجت تعینیل کروہ صد ہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک  
ہر غوث و صدیق اس میں شریک اور اُن پر پشت مقول بالمشکیک ، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من ادرك ملك الموت وهو يطلب العلم كان  
بينه وبين الانبياء درجة واحدة  
درجة النبوة . ثم رواه ابن ماجه عن انس  
رضي الله تعالى عنه .

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم  
میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم السلام و سلام  
میں صرف ایک درجہ کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے  
( اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کیا۔ ت )

دوسری حدیث میں ہے :

كاد حيلة القرآن ان يكونوا انبياء الا انه  
لا يوحى اليهم . رواه الديلمي في حديث عن  
عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهم .

قریب ہے ماحول قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ اُن  
کی طرف وحی نہیں آتی ۔ ( اسے دیلمی نے ایک حدیث میں  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے )

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی  
تفصیل کا وہم نہیں ہو سکتا ۔

سہ ہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخیر بہا عن نفسه الو  
سہ کثر التعلالی بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹ حوسنة الرسالة تیرت  
سہ الفردوس بآثار الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الكتب العلمية بیروت  
ص ۲۲ مطبع مصطفیٰ ، بابی الخلی مصر  
۱۶۰/۱  
۴۵/۱

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں : علماء فرماتے ہیں : ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی رضی صدیق صفیر  
 صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض  
 شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں ہے :

امّا تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فلانہ الصدیق اکبر الذی سبق الناس  
 کلہم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم  
 یصدر مہ غیرہ قط وکن اعلیٰ کرم اللہ تعالیٰ  
 وحہہ فانہ یسمی الصدیق الا صغر الذی  
 لم یتبس بکفر قط ولم یجد لغير اللہ مہم  
 صغیرہ وکون ایہ علی غیر الملة ولذا خص  
 بقول علی کہ ما اللہ تعالیٰ وجہہ !

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کر دی  
 صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں  
 نے جو تصور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو  
 حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرام  
 صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے متبیس نہ ہوئے  
 اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا یا جو دیکھ  
 نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسد میر پر  
 نہ تھے ، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے  
 قول کو خاص طور پر یاد کیا (ت)

حضرت خاتم الاولیاء الحمیر فی رہارہ عراقی ولسان القوم بختانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر علی الدین ابن  
 عمری لغنا لہ فی امارین بغیضانہ فتوحات مکرہ شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فی ذلک الوطن وحضرہ ابوبکر نقار فی ذلک  
 المقام الذی اقيم فیہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم لانه یسب ثم اعلمنی  
 منه یحجبه عن ذلک فهو صلاح ذلک  
 الوقت وحکمہ وما سواہ تحت حکمہ ثم  
 قال ( وهذا المقام الذی اشتہر بہ بیت  
 الصدیقۃ و بیۃ التشیع الذی ہو مقام  
 القربۃ وهو لاخر اذ ہو دون بیۃ التشیع

یعنی اگر حضور مسیہ عالم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس  
 موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر  
 حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق  
 سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ  
 اُس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا  
 ہیں سب ان کے زیر حکم ، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا  
 صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ  
 مقام قربت فردوں کے لئے ہے ، اللہ کے نزدیک

وَفَوْقَ الصِّدْقِ يَقِينَةٌ فِي الْمَرْزَلَةِ عِنْدَ اللَّهِ وَالْمُشَارِ  
إِلَيْهِ بِالْإِسْرَافِ وَقَدْ فِي صَدْرِ ابْنِ بَكْرٍ فَفَصَلَ بِهِ  
الصِّدْقَ يَقِينٌ إِذَا حَصَلَ لَهُ مَا لَيْسَ  
فِي شَرْطِ الصِّدْقِ يَقِينَةٍ وَلَا مَنَ نَوَاحِهَا  
فَلَيْسَ بِبَيِّنَةٍ ابْنِ بَكْرٍ وَبَيِّنَةٌ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّ لَا تَهْ صَاحِبُ  
الصِّدْقِ يَقِينَةٍ وَصَاحِبُ سِرٍّ

نبوت شریعت سے نیا اور صدیقیت سے مرتبہ میں  
بالا سہاکی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو  
سینہ صدیقی میں چمکنے ہوا جس کے باعث وہ تمام  
صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں  
وہ راز الہی حاصل ہوا جو صدیقیت کی شرط سے  
نہ اس کے لازم سے تو ابوبکر صدیقؓ اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔

**تذہیبیہ** : بعض احادیث علیہ سبطہ دعوتے غلو یہ۔  
**مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر** صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ  
صاحب زادہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
وہم الکرم ہے،

قَالَ قُلْتُ لَأَبْنِ ابْنِ النَّاسِ حِينَ بَعْدَ لَمْبِي  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ  
مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ  
فَقَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا سَادَةَ  
الْإِسْلَامِ ابْنِ ابْنِ عَصَمٍ وَخَشِيتُ وَأَبُو نَعِيمٍ  
فِي الْخَلِيفَةِ الْأُولَى

میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
عرض کی کہ ابی بنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب  
آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے  
کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ  
کہیں میں کوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، میں نے  
میں نے سبقت کر کے کہا اسے باپ میرے، پھر  
آپ، فرمایا، میں تو ہوں مگر ایک مرد مسلمانوں میں  
سے۔ (اسے ابن ابی حاتم اور حشیش اور ابونعیم سے  
بھی علیہ السلام میں بیان کیا ہے)

۲۵/۴	لے الفتحات الکلیۃ	ابواب الثالث والسبعون	دار احیاء التراث العربی بیروت
۵۱۸/۱	لے صحیح بخاری	کتاب المناقب	مناقب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیدی کتب خانہ کراچی
۲۴/۶	جامع الاحادیث بخاری	خود و ابن ابی حاتم و حشیش وغیرہ	حدیث ۴۱۴۷ دار الفکر بیروت
۶/۱۳	کنز العمال	۶۹-۹۲	موسسہ ارسا بیروت







صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک، ولو قتلت خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سہایت ابا بکر و عمر لجلد تک یہ  
 قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد نہ لگاتا۔

ابن حسا کر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ نے فرمایا :

لا یغضنی احد علی ابی بکر و عمر الا وقد  
 جو مجھے ابوبکر و عمر پر تعظیم دے گا وہ میرے اور  
 انکے حق و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہو گا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں  
 ابو طالب عشاریٰ اور اصحابی کتاب الفجر میں عبد جبر سے راوی  
 میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ  
 تبار علیہ وسلم کے بعد شہ سے پہلے جنت میں کون جاسے گا؟ فرمایا، ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی،  
 یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا،

ای والدی عنی نعمة وبرائسة ہمدان کلان  
 اہم کی جس نے بچ کر پرکھ لیا اور آدمی کو  
 من ثمارها و یرویان من مائدہ و یتکلمان  
 اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے  
 علی فر شہا وانا موقوف بالحباب یہ  
 پہل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے،  
 اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی صلاب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ  
 ابو ذر ہروی و ارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی،

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا  
 علیہ وسلم فقال مہلایا ابا جحیفۃ  
 یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا  
 ٹھہرو اسے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ

۲۲۵/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۷۷۳۳	سہ جامع لحدیث بکر العشاری
۲۶/۱۳	موسستہ الرسالہ بیروت	۳۶۱۵۳	کنز العمال
۲۲۱-۲۲۴/۱۶	دار الفکر بیروت	۷۷۳۳	جامع احادیث بکر ابن حسا کر
۲۹/۱۶	"	"	ابو طالب عشاری و الامامیانی حدیث ۷۷۳۰



ابو طالب بخاری فضائل الصدیق میں راوی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :  
 وھذا انا الاحسن من حسنات ابی بکرؓ میں کون ہوں مگر ابو بکرؓ کی نیکیوں سے ایک نیکی

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات خیر طرابلسی و ابن عساکر ابو الزناد سے راوی :  
 ایک شخص نے مولیٰ علیؓ سے عرض کی، یا امیر المؤمنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابو بکرؓ کو تقدیم دی حالانکہ آپؓ کے سابقہ پیشتر اور اسلام و سوائی پیشتر، فرمایا، اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا، افسوس تجھ پر، ابو بکرؓ چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت عاری میں نہیں کا حصہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انھیں کو مقدم فرمایا و یحدث ان اللہ ذہر الناس کلھم و محمدؐ اباکو قد ل لا تصروہا فقد نصرہ اللہ الایۃ افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی خدمت کی اور ابو بکرؓ کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے، اگر تم اسس نبی کی مدح نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدح فرمائی جب کفر نے اسے سچے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب عہد عاری میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا تم نہ کی اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا قدم خلیفہ بعد ادیہ اسی عساکر اور علی مسند الفردوس اور بخاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

سألت اللہ ثلثا ان یقدم علی عافی علیؓ اسے علیؓ میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکرؓ کو مقدم رکھا۔

حضرت علیؓ کی مدح افراط و تفریط کا شکار جید اللہ بن احمد ذوالحدیث مسند میں : اور ابو یعلیٰ و دورقی و حاکم و ابن ابی عاصم

۲۰۸/۱۶	در الفکر بیروت	حدیث ۷۹۸۴	جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب البخاری
۲۰۹/۱۶	" "	حدیث ۷۹۸۹	" " خیر طرابلسی و ابن عساکر
۲۳/۱	دار الکتب العربی بیروت	حدیث ۵۹۲۱	کے تاریخ بغداد
۵۱۵/۷	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۳۵۶۸۰	کنز العمال بحوالہ ابی طالب البخاری وغیرہ حدیث

د بن شاپین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا :

وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى يَاسِينَ ابْنِ فَيْسَلٍ مِنْ عَيْسَى مَثَلًا الْفَصْلَةُ  
يَهُودٌ حَتَّى يَهْتَرَا مَعَهُ وَاجِبَةُ النَّصَارَى حَقُّ  
أَرْثُوكَا مَانِزِلَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ بِهَا وَقْلٌ عَلَى الْإِسْلَامِ  
يَهْلِكُ فِي تَرْجِلَانِ مَحَبِّ مَطَرِيٍّ يَضُرُّ طَلْحَ  
بِالْيَسْرِ فِي وَبَعْضِ مَفْتَرٍ يَحْمِلُهُ شَانِي عَلَى أَنْ  
يَهْتَنِي الْأَوَانِي لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَلَا يُوْحَى إِلَيْهِ وَلَكِنْ  
أَحْمِلُ بِلِكِتَابِ اللَّهِ وَمَسْئَلِيهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ طَاعَةِ  
اللَّهِ فَقَدْ عَيْبَكُمْ طَاعَتِي فِيمَا أَجَبْتُمْ أَوْ كَرِهْتُمْ دَمَا  
أَمَرْتُكُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ وَبِطَاعَتِي فَلَطَاعَةِ لَاحِدٍ فِي  
مَعْصِيَةِ اللَّهِ أَمَّا الطَّاعَةُ فِي سَعَرٍ وَفِي  
كَيْسِي صَلَّيْتُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سُنَّتٍ بِرَعْلٍ كَرْتَا بُرُونِ قُرَيْشٍ جَبَّ تَحْيِيصِ اطَاعَتِ أَيْسَى كَا حَكَمِ دُونِ تَوْمِيرِي  
فَرَا نَبْرَدَارِي تَمَّ بِرَلِ زَمَّ هَيْ جَابَتْ تَحْيِيصِ لَيْسَ بَرَوْلَا نَاكَوَارَاهُ أَمَّا مَحْيِيصِ كَا حَكَمِ دُونِ يَسِي كَوْنِي قَرَأَتُهُ كِي نَا فَرَا لِي فِي  
كَيْسِي كِي اطَاعَتِ نَيْسِي اطَاعَتِ تَوْمَشْرَدَمَ بَاتِ فِي سَبِي

## فصل الایمان ابن سائر سلم بن ابی الجعد سے راوی فرمایا :

قَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْظَلَةِ هَلْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلَ  
الْقَوْمِ إِسْلَامًا قَالَ لَا أَقُولُ فِيمَا عَلَا أَبُو بَكْرٍ وَ  
جَبَّتْ حَقٌّ لَا يَدُكُ أَحَدٌ غَيْرَ  
أَجَبَ بِكَوْثَالٍ لَا شَكَّ كَانَ أَحْسَنَهُمْ  
مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ مُحَمَّدٍ وَجَزَاءَهُ مَوْلَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا سَبِي دَرِيَا فَتَ كَيْسِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا سَبِي دَرِيَا فَتَ كَيْسِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا سَبِي دَرِيَا فَتَ كَيْسِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اسلاما جین اصلو حق الحق جو بہ ہے  
 کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ،  
 فرمایا : اس لئے کہ وہ جیب سے مسلمان ہوئے اور جیب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان  
 سب سے افضل رہا ۔

### شیخین کی فضیلت امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی

ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتا قسوم  
 من اهل الکوفة و المذہبۃ ضالوہ حسن  
 ابی بکر و عمر فالتفت الی قتال انظر الیہ  
 اهل بلادک یسألونی عن ابی بکر و عمر لہما  
 افضل عندی من علیؑ  
 یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ محض ابن امام حسن  
 معنی ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ  
 تعالیٰ وجہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ  
 لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق و عمر فاروق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے  
 میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک  
 وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجماعاً ۔

راوی : انہوں نے راہبوں سے فرمایا  
 انطلقت الخواص فبیت من دون  
 ابی بکر و عمر ولم یستطیعوا ان یقولوا  
 فیہما شیئاً و انطلقتم انتم فطرتم فوق  
 ذلک حرثتم صہما فسن نقب فسلو اللہ  
 ما بقی احد الا برثتم منہ بئہ  
 یا قظ عمر بن شہید امام ربیع شہید ابن امام زین العابدین  
 ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برأت کی جو ابوبکر و  
 عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ، اور  
 اسے راہبوں نے اتم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود  
 ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا  
 خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تیرا نہ کیا

۵۲	مکتبہ محمدیہ ملتان	باب الثانی	لے الصراحتی لمرقۃ بکر ابن عساکر
۵۵	" " "	" " "	لے " " بکر ابن الدار قطنی عن جندب اسدی
۵۳	" " "	" " "	لے " " بکر ابن الحافظ عمر بن شعیبہ

## رافضی کی سزا دار قطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا۔

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اذیکم امامہ تعترض طاعتہ تعرفون ذلک له من لم یعرف ذلک له فبات مات مיתה جاهلیة فقال لا والله ما ذلک فینامن قال هذا فهو کادسب فقلت انهم یقولون ان هذا المنزلة کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلهم الله ویلهم ما هذا من الدین والله ما هؤلاء الامم حکمیں بناہد، مختصر یہ

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جبرٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا، اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی جو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر بہرام لے کر دیا کماے والے

والعیاذ باللہ منہ

**نصوص ختم نبوت** یہاں تک تہ اہادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہے، وکس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تزیینات میں وکس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تزییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سر و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ و ۶۲ و ۷۰ و ۷۲ و ۷۴ و ۷۶ و ۷۸ و ۸۰ و ۸۲ و ۸۴ و ۸۶ و ۸۸ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۴ و ۹۶ و ۹۸ و ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی ہمیں حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر تنوید حدیثوں کا بعد وکالی اور اصل مرویات ایک سو بیس ہو کر تین چل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

**ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ** حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن غبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام

44

44

سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ میں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ان یا نہ کا کوئی حکم سنایا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتِ مہم یا سہدائے فاشیا فی الاولین و  
 الآخرین امۃ حق انتہی الی خاتم النبیین  
 احمد فانسخہ و قرأہ و امن بہ و صدقہ  
 علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق ہی نہ تو تعالیٰ  
 فرمائے گا احمد و امت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدو۔

قیامی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
واعتہ میسسی نوس ہم بین اید یہم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت  
حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے چلا  
کرتے ہیں گے

روح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تہنوت ادا کر کے الحدیث و قد اخضعونا لادیم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے  
دارقطنی، خزائیب، امام مالک اور بیہقی دلائل اور حلیب رواۃ مالک میں بطریق عریضہ عن مالک بن انس  
عن یوسف عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی و ابوالنعمین دلائل میں بطریق بن لیسعہ  
عن مالک بن الانبار عن یوسف عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابوالنعمین دلائل میں من طریق یحییٰ بن حسن  
ابو اہیم بن ابی قحیلۃ عن بن اسمعیل عن ابیہ اسلم عن یوسف عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ  
بن اسلم عن زید عن مسدد بن سعد بن یوسف بن حاتم عن یوسف بن عبد اللہ بن ابی الہدیٰ عن یوسف بن ابی  
بروجہ آخر و آخری مخاریج میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعوف بن فضالہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
اور ابن جریر تاریخ، اور ہاروی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معرووف عبد اللہ بن عمر و صفحت  
ابی عبد الرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا  
امام محمد بن قرق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

Practical

عن مسرادات و مساندنا من الطريق  
 الاول ادسنا حوله هلالين۔  
 ہماری مراد پر اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے  
 وہ ہلالین میں سے ہے (ت)

**ذریب بن برثملہ کی شہادت**  
 سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل بن عسمر و  
 انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج طوان  
 عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آئے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوتی، فضل نے، ذن  
 کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبریت  
 کبیر یا نضہ تم نے کبیر کی بڑائی کی اسے فضل، جب کہا اشہدان لا الہ الا اللہ جواب آیا  
 اخلاصت یا نضہ اخلاص فضل اتم نے خالص توحید کی، جب کہا اشہدان محمد رسول اللہ  
 آواز آئی ہی بعث لا ہی بعد لا هو الذی یبشونا بہ عیسیٰ بن مریم و علی س اسب  
 امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈرنا سننے والے ایسا ہی ہیں  
 جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔  
 جب کہا حق علی الصلوٰۃ ج۔ آیا فریضۃ لرضت (ظہری لیس مثنیٰ الیہا و و ظب علیہا)  
 نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا توبی و شامانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی  
 رکھے، جب کہا حق علی الفلاح آواز آئی اظہر من اتھا و اظہر علیہا (اظہر من اجاب محمد ا

سکھنذ فی السامہ و فی الطريق الثانی عند  
 البیہقی فی الصلوٰۃ قال کلمۃ مقبولۃ و  
 فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و حکم اجنب  
 ابی الدیہ فذکر فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ  
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
 فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (۲)

ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں یہی ہے  
 کے ہاں یوں ہے، حق علی الصلوٰۃ پر کہا یہ مقبول کلمہ  
 ہے، اور حق علی الفلاح پر کہا اس میں امت مجرب  
 کے لئے بقاء ہے، اور ابی الدیہ نے اس کا عکس  
 بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقاء اور دوسرے  
 میں، مقبول کلمہ، کہا ۱۲ منہ (ت)

سکھنذ فی السامہ و فی الطريق الثانی عند  
 البیہقی فی الصلوٰۃ قال کلمۃ مقبولۃ و  
 فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و حکم اجنب  
 ابی الدیہ فذکر فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ  
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
 فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (۲)

خطیب نے یوں زیادہ کہا یہ امت محمدیہ کی بقاء ہے  
 پہلے اسے بقاء علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر عداوت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوة جواب آیا البقاء لامدة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی سزا دہا تقوہ الساعۃ بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا امة اکبر الله اکبر لا اله الا الله آواز آئی اخلصت الاخلاص كله يا فضله فحسب الله بها جسدك على الناس اے فضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد تھکے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سننی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن؟ ظاہر ہو کر ہم سے بات کر دو کہ ہم اللہ عز و جل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المؤمنین عمرؓ) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بڑے شخص خود ار ہوئے، سپید ثوب، دراریش، سر ایک چکی کے برابر سپید اون کی ایک چادر آدھے ایک باندھے، اور کہا اسلاہ علیکم ورحمة اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور تھکے ہوئے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون جو ہمیں ذریعہ بن برکتا ہوں بندۂ مساکین عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دوسری اہل بیت نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے زول تک باقی رہوں (س دنی عربی امتی) (دوسرے فریٹے یہ یہ روئے ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا اشتعالی فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے جہ کوں ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المؤمنین عمرؓ میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آگیا ہے پھر علامات قریب قیامت اور بہت کلمات وعظ و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ طیس تو انھیں میرا سلام کہتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل کریں ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (پارہستار مہاجرین و انصار کے ساتھ، اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگاہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔)

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں طبرانی معجم کبیر میں مسیدنا جبرین عظیم

زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کارسے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اسٹن میں دیکھ اور کتابی آکر بولا کس شکل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا،

انہ لم یکن نبی الا کانت بعدہ نبیہ  
الاھذا فانہ لامبى بعدہ وھذا الخلیفۃ  
بعدہ۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

تذیبیں اولیٰ: ان عساکر بطریق قاضی معانی  
بی زکریا حضرت حماد بن صامت، اور سہمی و

ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت بشام بن عاص سے مروی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہنشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہنشین ایسا ہٹے لگا جیسے حوا کے جھوٹے میں کجور، اس نے کہا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہچانتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ شہنشاہ کپڑے پہنے مسخ مسند پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز سوخا تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام رکھا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہمیں کہتا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مگر سے پر تو راہنی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کون تھا؟ سے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑا یہی پھر آنکھیں کھول کر غور سے دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شیشوں کے نیچے اتارے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے۔ بولا یہی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائی تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی مشیدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے عجرات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرات عادت کے مطابق رکھتا ہے)۔

ولو حملنہ طحا لمحملنہ من جلا و للہ سنا  
علیہم ما یدبسون یت  
و لہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ و سرداروں کا مضمون رہتا ہے  
المحبوب بیننا و بنیہ سبحانینا مناد  
تذل صلوٰۃ من و اما الشیخان من اہل  
صفیان منہی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں (ت)  
ہمارے ہمارے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو شیخین نے ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہر قل نے کہا ہذا ایتۃ النبوة یہ نبوت کی نشانی ہے مرد واء البراد ابو نعیم عن حذیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے بزار اور ابو نعیم نے وحید کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۱۔ ۵۱۱ الفیۃ للبیسقی باب ما وجد من صوۃ نبینا محمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۸۶-۸۷  
جامع الامادیت بحوالہ ابن حاکم عن المعانی عن عبادة بن اسامة حدیث ۱۵۶۳۱ دار الفکر بیروت ۲۰/۶۲  
۲۔ القرآن الحکیم ۱/۶

۳۔ صحیح البخاری باب کیف کان پدر الہی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳  
۴۔ کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوتہ موسستہ ارسالہ بیروت ۲/۱۱۷

**تصرفِ اولیا اور مظلومیتِ حسین** یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہان ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں اور اسی قبل سے ہے جاہل و جاہلون کا اعتراض کہ اولیا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومیت کے ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید علیہ السلام کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔ مگر یہ سفہار نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و جبریت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکش خود سری کے ساتھ متوقس بادشاہ مصر نے عاتب بن ابی بلتعزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحان پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب انہوں نے اُن کا شہر منگ چڑھایا تھا، عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا تو مجھے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں پکڑا اور مٹولی دینے کا ارادہ کیا تھا، متوقس بولا، انت حکیم، جاء من عند حکیم، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے، رواہ البیہقی عن عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کو بھیقی نے عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ زادہ تھا، حدیث ساری کی طرف توجہ کریں۔

**ہر قل کے پاس انبیاء کی تصاویر** پھر ہر قل نے یہیں باعزادہ اکرام ایک مکان میں اتارا۔ دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات یہیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صند و چوڑا تنکار منگوا کر کھڑا اس میں بیٹھے پھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لٹکا تھا، اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہ کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، مرد فرخ چشم بزرگ سرخ کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں)، ہر قل بولا، انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا، نہ، کہا، یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر دکھا کر دوسرا خانہ کھولا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بلیا و موئے سرانندہ موئے قطیعاں، فرخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ، دائرگی خوبصورت)، پوچھا، انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا، نہ، کہا، یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے دکھا کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حیرت بزرگ کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

کے ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (اکشادہ پیشانی)، رخسار سے نئے ہوئے، سر پر تیشا پیڑی، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مُسک رہی ہے) کہا، ان سے واقف ہو، ہم نے کہا اے۔ کہا: یہ ابراہیم میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اسے رکھ کر ایک اور حمار کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو کھدھنے اے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر بنی رہتی، بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا، یہ کھدھ رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا، انھیں اپنے دین کی قسم یہ محمدؐ میں، ہم نے کہا، ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرمؐ کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا، اے اللہ! خیر لموت و لکی مجتہد لا ملہ من بعد کھدھنے ہو یہ حمار سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھو تمہارے پاس اس باب میں کیسا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھانا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیحؑ کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارا ہے نبیؐ کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، کھدھ اللہ تعالیٰ ایسا ہی سوا، اور یہی دیکھو کہ اس حمار نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

و اللہ متقم فوراً و لو کمرہ الکفرون ۵  
والحمد لله رب العالمین ۵  
اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تمام فرمایا لگا اگرچہ کافر نا پسند کریں، والحمد لله رب العالمین۔ (ت)

ہمارا مطلب تو بجز اللہ نہیں پورا ہو گیا کہ یہ حمار سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کی یاد رکھ کر ہے، علیہ دئے منورہ پر اطلاع مسلمان کے لئے اس کا خلد مسد بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے غلط بلاتی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم و اذید ہے کہ اس میں پانچ نبیاء نوا و اسحق و یعقوب و اسماعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

۱۔ جامع از حدیث بخاری ابن حاکم عن المنافی عن عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۳۱ دار الفکر بیروت ۶۳/۴  
دلائل النبوة بیہقی باب ما وجد من صورة نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۸۶-۸۸۷

۲۔ القرآن الحکیم ۶/۶

۳۔ ۱/۱



یوں ہے جو ریزہ ریزہ گوری تصویر جس کے حصو حصو سے زراکت و دکھائی ٹپکتی، مساق و مہرین خوب گول کہا یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر جو ریزہ ریزہ پر ایک تصویر نکالی، فزیر مہرین، پاؤں میں طوئی گھوڑے پر سوار (حسن کے برطوبہ پر لگے تھے گردن دہلی بُرتی، پشت کوتاہ، گوارا رنگ)، کہا، یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پڑ رگھوڑ جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے)۔ پھر جو ریزہ ریزہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، وارسی نہایت سیاد، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعصار متناسبت)، کہا، یہ عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا، یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ جیسے یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے تو سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویر اختیار اتاریں کہ مغرب فحش کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دنیاں علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ سے جو پر اتاریں کہ یہ معینا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو ملازموں کے ساتھ نہایت محنت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر جیسے عمدہ جات سے دسے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد سلوک تک پہنچا دیا)۔ ہم نے کریم بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا، سیکھیں اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے بہن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

**موقوف کے دربار میں فرمان نبوی** **تذییل دوم:** امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی

جب جاحظ بن ابی بلتعذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر موقوف نصرانی بدشاہ علیہ حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں علیہ سیتنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قد میاند سے زندہ دراز سے کم، سیتہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ اند

عنه فاشد لا اے نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بجز نہ بھیجے امام جاحظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفظ سیوطی نے فرمایا، ہذا حدیث جید الاسناد و رجالہ ثقات ۱۲ اند لہ دلائل اثبوتہ للبیہقی باب ما وجدہ فی صورة بیعتنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ الترید لاہور ۱/۳۸ تا ۳۹۰

جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادة بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲/۶۳ و ۶۴

مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف جاتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا، توحید و نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و خاٹے حرم۔ پھر اس نے حضور کا عید پرچھا انہوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا،

قد نعتت اشیاء لم تذکرھا فی عیدہ حمیرۃ  
قلت ما تفہمہ وہین کتبیہ حاتم النبوة الخ  
ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی  
آنکھوں میں سرخ ڈور سے ہیں کہ کم کسی وقت حبشہ  
جوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے پچ میں ٹہرتے

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات پر بیان کر کے بولا  
قد کنت اعلم ان نبیا قد نعتی وقد کنت اظن  
مخرجہ بالثمر، وھناک کانت تخرج الانبیاء  
قبلہ فاما انا قد خرج فی اسمن العرب  
فی اسمن جھد وئوس والقبط لا تطاوعنی  
علی اتباعہ وینظر علی البلاد  
مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان  
تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ مجھے انبیاء نے  
وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب  
میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور  
قبلی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ  
ان شہروں پر حملہ پائیں گے۔

تکمہ حدیث، ابوالقاسم نے بطریق پیشام بن اسحاق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر  
بنی واقعات کے شیوخ سے روایت کیا کہ متوفی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرض  
کلی کر،

قد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن انه یخرج  
بالشعر وقد اکر متک من صولک و نعتت الیک  
بھدیۃ یتہ  
مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان  
میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے  
قاصد کا ہواز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

تذیل سوم، سنی دلائل میں حضرت حبشہ بن  
سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چاٹا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے



توقع کر رہے تھے تب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رفتی افزودنی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پوچھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آقا مانتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے، میں نے کہا، اسے پوچھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو السببی الذی کنا نختربہ  
 اہم یبعث مع بعث الساعۃ ، قلت لھما  
 نعم  
 اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نہیں ہیں جن کی ہم شہسبر  
 دے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث  
 ہوں گے، میں نے کہا، نعم ہاں، الحدیث۔

خلیبہ و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا احمد و محمد و الحاشر و المقف و  
 الخاتم یکہ  
 میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کو حشر دینے والا،  
 اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت  
 ختم کر دینے والا، سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**ہجرت حضرت عباس**  
 ابو نعیم و طبرانی و شاشی و ابونعیم قتال الصواب میں اور ابن عساکر و  
 ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور روایتی  
 و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسل راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما علم نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکو معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ  
 مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عہد اقم مکانک الذی انت جہ ، فان اللہ  
 یختم بک المہجرۃ کما ختم فی النبوة  
 اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین  
 ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین  
 ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سہد لآل النبوة للبیہقی باب ماجاء فی دخول عبد اللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی علیہ وسلم دار الکتب علیہ بیروت ۵۲/۲  
 مکہ تاریخ بغدادی للخلیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دار الکتب العربی بیروت ۹۹/۵  
 سنہ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ذکر من اسمر عباس دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۳۵/۷



بہن النجار کی لڑکیاں گڑھے گڑھے جو غنڈہ سرائی ہیں کہ،

نحن جواد صنف بک النجار یا جذا محمد من جبار

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے نجاریو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا بھائیہ ہے۔

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع توجہ بھی دی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، نڈا سدا طول کھٹے ہی چھوٹے بڑے میوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھرے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دے ہیں، دل کھلائے پھر سے مر جائے دی کہ روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی دواغ نزدیک ہے۔ آسمان پر مردہ زمین، غمزدہ، بدھر دیکھو ستائے کا عالم، اتنا اذہم اور بڑا مقام، آخری نکاحیں اس محبوب کے دوائے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نویدی سے ہلکان ہو کر بچہ دانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بوند مگر دل کے اُھوئیں سے یہ صدا بلند ہے

کت لسود لنا ظروک فتمس عینک الساطر

میں شہداء لعلیہ فلیعت فعیلک کنت احاد

(آپ میری آنکھ کے یہ پتی مٹے ہیں بس آپ کو نظر کرنے والا نہ رہا ہوا چاہتا ہے

جو چاہے آپ کے بعد مر جائے کہ میں تو آپ ہی کے توسل سے بچا کرتا تھا۔)

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شانِ رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکائے گی، جس خدمت کو ملکِ العرش نے بھیجا تھا با حسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

فوج کی سارے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں نہیں ٹھیکیں ایسی سال میں بھلا اللہ یہ روز افروں کثرت۔ کینز و غلام جوق جوق آ رہے ہیں، بلکہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے، دھند و فصد ارشاد ہوتا ہے، آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطانِ عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوة اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائلِ عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلسِ میلاد اور کیا ہے، وہی دھمتِ عام وہی مجمعِ عام وہی منبر و قیام، وہی بیسانِ فضائلِ تسیہ لنام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام مجلسِ میلاد اور کس شے کا نام، مگر بھائی صاحبوں کو ذکرِ محبوب

مے کام و سنا الرحمن المستعان وبہ الاقتصاد و علیہ التکلیل (ہمارا رب رحمن مددگار ہے اور  
یہ ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد و رت)

**چار پائے کلام کوستے ہیں** ابی جہاں و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجرہؒ فر حضرت معاذ بن  
جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جب شیر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم نے ایک دراز خوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی کلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟  
عرض کی یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساتھ دراز خوش پیدائے کلمہم لایزید کا  
نبی اللہ سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اوقعک ان ترکنتی، لہم سبق من نسل جدی غیر عبد  
ولا من الابیہاء غیرک مجھے یقینی توقع بھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل  
میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً  
گرا دیا کرتا وہ مجھے جھوکار کھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یعقوب رکھا، مجھے  
بلا نا چاہتے اسے بھیگ دیتے چو کھٹ پر سوار تا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں جب حضرت یزیدؒ نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مہارت  
کی ناپ نہ لایا ابراہیم بن ابیہامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیوں میں گر کر مر گیا۔

هذا حدیث ابی منظور و نحوه عن معاذ  
باختصار غیرانہ ذکر مکاتب الابیہاء  
ثلثۃ الخ و اسمہ مکاتب یزید حمرا  
وقال کلنا رکبت الانبیاء انا اصغرہم  
وکنت لک الحدیث قلت ولا حلیک من  
دندنة العلامة ابن الجوزی کعادۃ  
علیہ ولا من تحصیل ابن حنیہ  
عن حدیث الضب العار سابقا  
فلیس فیہما ما یشکر شرعاً ولا فی  
یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ  
سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انھوں نے آپؐ کی جگہ  
تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا در اس نے  
کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں  
سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپؐ کے لئے ہوں الحدیث  
خلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ  
اس کی علت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیر  
کی سوہار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر  
ابن دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں



حدیث الصب لاجت عمر تسع مائه  
 الباق اعطى الامام القسطلانی  
 صاحب المواهب وسبقهما المدعی  
 فی حیوة الخیوان الکبریٰ بکت المدی  
 برایت فی الخصائص الکبریٰ والمجامع  
 الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی  
 هو عزوة زمیر المؤمنین عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کما قدمت وفد اوردة فی  
 الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن  
 اما وقع سهواً ویكون الحدیث من  
 طریق بن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما فیصم العزو الی کل وان کان  
 لاوی ذکر المثنیٰ ویحتسب من بعد  
 عن کل منهما فادب یکون مرویاً  
 عن ستة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم ، والله تعالیٰ علّم.

کرنا اونسے سہ اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہو سکتی ہے تو بوجہ صحاح

سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

میرے بعد کوئی نبی نہیں

لا نبوة بعدی الا نبی شرت الرذیسا  
 الصالحة لہ

نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ انھوں نے اس  
 کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو شروع  
 اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اسے قلت (میں  
 کتابوں، ررقانی کا سوسہار والی حدیث کو ابن عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصعب  
 مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ دونوں سے قبل  
 علامہ دیربی نے حیوة الخیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں  
 نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور  
 جامع کبیر میں دیکھا انھوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں  
 پہلے ذکر کر چکا ہوں، انھوں نے اسے اپنی جامع میں  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو  
 میں نے اسے اس سے یا پھر ابن عمر کے دینے  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہذا  
 دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ  
 قسطلانی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب

سید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردودہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

میرے بعد نبوت نہیں مگر بشریتیں ہیں اچھے  
 خواب۔

۲۵۲/۵ حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت  
 مجمع الزوائد کتاب التعمیر دار الکتاب بیروت ۱۴۳/۵

احمد و خطیب اور ہستی شعب الا بیان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا یبقی بعدی من النسبۃ شی الا البشرات  
المروءۃ الصالحة یراہا العبد او تروی  
لہ یش  
یسوے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشریت  
اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے  
کو دکھایا جاسے۔

تیس کذاب البرکراہی ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولشی اور طبرانی کبیر میں عبید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا  
کلہم یزعم انہ سی رأی عیسیٰ قبل یوم  
القیمة۔  
اقول وما اخبرنا فی التذیل بخلاف  
عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الشافعی  
والستین لان فی تسمیة امت من قال  
فا فعلوا بہ کذا وکذا وھذا العموم  
انما تم لاجل ختم النسبۃ اذ لو جاز امت  
یکون بعدہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نہج صادق لما ساع الامر الصدکود  
بالعموم وان کان یألف ایضا ثلثون  
او ثون من الکذابین بل کان یجب  
اقسامۃ امارة تسمیہ الصدق من  
الکاذب والامور لا ینقح من ہو کاذب  
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے  
تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی  
کہتا ہو بعید سے اس پر قبل یوم القیمة کو زائد کیا۔  
اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے  
تذیل کے آخر میں دریا برفٹل اسکے جواب میں پیش میں پہلے  
گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر  
میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اسے یہ یہ  
کرو۔ اور ترجمہ ایسا دعویٰ کرے اس سے یوں کرو  
یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر  
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آگیا جائے  
ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے دگ تیس ہوں یا ہزاروں  
ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے ہی  
کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کر کے "یہ یہ  
کرتے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار الفکر بیروت ۱/۲۹  
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۶ عبد الغالب بن جعفر دار الکتاب العربی بیروت ۵۰/۱  
۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/۱۷

منهم لا غیر کما لا یحقی والی اللہ المشتکی  
من ضعف فی هذه الرسالت الکثیر  
وجسرة التخیل الصبر والعالم  
کفارس البین عوامه وقد ظهروا  
بعض مؤلف الدجالین الکذا مبین  
فلو اساد الله باحدهم شیئاً یطیروا  
بالسحر والسحر ما حقت فانت الله  
وانا الیه سرعون لکن لا حتراس کان  
اسم المسلم والی للفاد فاجیب  
الاعتصام علی الهدى المراد و الله  
المستعان وعلیه السکون ولا حول  
ولا قوة الا بالله العلی العلی

ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ  
سے ہی اس زمانہ میں ہیں اپنے مکرور ہونے کی شکایت  
سے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مردگاروں کی قلت،  
کافروں کا ظہور اور کچ روئے عام ہے جبکہ اب بعض ایسے  
کذاب و جال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں  
کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ ہو گیا تو اس کو مسلمانوں  
کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انھوں نے ایسی حدیث  
بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا، ہم اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں  
اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو  
اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا یا باہر  
بہتہ ہے تو اس لئے صرف مرا کو بیان کرنا ہی پسند  
کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر  
اول ہے لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العلی (ت)

علی بمنزلہ ہارون ہیں **خطیب** حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

انما علی بمنزلہ ہارون من موسیٰ علی محمد سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ  
الا انا لا ہی بعدی)

امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصراً، اور تبوی و طرائق اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی  
کامل، ابو احمد حاکم کئی میں طریق امام بخاری، ابن حبان تاریخ میں نسب زید بن ابی ادنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے حدیث طویل میں راوی دھند احادیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور  
نبیہ عام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین  
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی، میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کہ حضور نے اصحاب  
کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ رکھا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منام اور عزت بخ



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ،

والذی یعلق بالحق ما احرتک الالفسی  
واسمعی بمنزلة هارون من موسى  
فیوانه لا ینبى بعدی

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے  
تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے بڑے  
ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی  
نبی نہیں تم میرے بھائی اعداوارث ہو۔

امیر المؤمنین نے عرض کی، مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی، فرمایا، جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی، انھیں  
کیا ملی تھی، فرمایا، خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ  
میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جده عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی  
حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں دو بہت  
سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی، اسے جعفر، تمہارے  
اخلاق میرے اخلاقِ کریمے مشابہ ہیں،

عن فی نسخة کثیرة العمال المطبوعة عن  
عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جده  
عقیل وهو خطاء وصوابه عبد اللہ  
بن محمد بن عقیل ، عبد اللہ بن  
صندوق عن رجال الکاملین ما خلا  
المساقی قال الذہبی حدیثہ فی  
مرتبۃ الحسن ، ابوہ تابعی مقبول  
مہاجل ابنت حاجۃ ۱۲ منہ (م)

عن کثر العمال کے مطبوعہ نسخ میں عبد اللہ بن عقیل  
اپنے والد صاحبہ اور ان کے دادا عقیل  
سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبد اللہ  
بن محمد بن عقیل، یہ عبد اللہ تابعی ہیں نہایت صادق  
فہائی کے ماسوا سس صحاح کے راویوں میں شمار  
ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے  
مترتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی، وریقون  
ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

لے تاریخ دمشق لایب عساکر ذکر من اسمہ سلیمان ترجمہ سلیمان بن اسلامہ الفارسی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۹۸ - ۳۹۹  
فصائل الصیابة لا محمد بن حنبل حدیث ۱۰۸۵ موسسة الرسالہ بیروت ۲/۳۹۸ - ۳۹۹

واما انت يا علي فانت صفي بمنزلة هب ردون  
من موسى غيواني لا جى بعدى.  
تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے  
ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم، آمین!

الحمد لله تین چل حدیث کا عدد تو کامل ہو اچن میں چوتھی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ تزیلیات علاوہ  
پہلے تیزی تھیں سات اس تکمیل میں تھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں  
جو خود حضور پرور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں  
نواسی ہوئیں لہذا آپ باکہ ایک حدیث مرفوع اور مشاہل ہو کہ تو سے امارت مرفوعہ کا عدد کامل ہو نسیس  
ان اللہ و تو یحب الموت (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ نت) کا فصل حاصل ہو۔

میں آفری نبی اور میری امت آفری امت ہے  
بہت سکن میں حضرت ابن زبلی

روایا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں دھتے تھے پہلے  
سترات سبعان اللہ و بھمدہ واستعصر اللہ ان اللہ کاں قوا با پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے  
برابر ہیں زابلہ حیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ نماز کرے یہی ہر شکی کم از کم دس ہے من جا  
بالحسنة طہ عشرا مثالیہا، تو یہ ستر کے سات سو نیکیاں ہوئے اللہ ہر شکی کم، زکم ایک بدی کو محو کرتی ہے  
ان الحسان ینھن النیات، تو اس کے پڑھنے واسطے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی گر وہ کہ دن میں  
سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سختی بے غیر ہوگا وحبنا اللہ ونعم الوکیل

پھر لوگوں کی طرف مذکور کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے، کسی نے کچھ  
دیکھا ہے، ابن زبلی نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا، بھلائی پاؤ اور برائی  
سے بچو نہیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب جسیان کر د۔  
انھوں نے عرض کی، میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر پیچ مشاعر عام میں

عن بعد حدیث ۱۰۱۰ تزییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص و تزییل دوم دو حدیث عاصب و یونخ  
واقدی و تزییل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱۴ دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

سلف کثر العمال بحوالہ ابن عسکر عن عبد اللہ بن عقیل حدیث ۳۳۹۱۲ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱/۳۹۷

چل رہے ہیں ناگمان اس راہ کے لمبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھی تھا اس کا سہل تا سہزاد  
 چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے۔ پتہ نجوم آیا، جب اس سبزہ زار  
 پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے اور دوسرا صفائے پھر سے، پھر اس مرغزار کی طرف  
 کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہلہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زیادہ تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی  
 اس چرگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھالے لیا پھر روانہ ہوئے، پھر عام ازدحام م آیا،  
 جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور روئے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ اور دوسرا پڑے گئے نہیں ماحسبہ اذیکہ کہ  
 سیدھا راہ رو پڑا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب  
 سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد و لاغز ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے  
 ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس  
 پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازیکی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً  
 علاقت نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہو نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں پاد پھر دوسرا نجوم ہمارا ہوا یہ ہم سے کئی گنا  
 زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چر یا کسی نے گھاس کا ٹٹا لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا نجوم آیا وہ سبزہ زار  
 میں دہنے بائیں پڑ گئے تو ان سے ان کے لئے مرحوموں اور اسے ان کے لئے اتم اچھی راہ پر چلتے رہو گے  
 یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اسٹلے پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی فکر  
 سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں و اما ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراثتی تبعہا فھب  
 الامۃ علیہا تقوم لا نبی بعدی ولا اۃ بعد اصق اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت  
 ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ تعالیٰ  
 علیک و علیٰ علیک اجمعین و بارک و سلم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**تسجیل جمیل**، بحمد اللہ بین الاقوامی احادیث طویہ کے علاوہ خاص مقصود محمد ختم نوست پر یہ  
 ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تزییلات ایک سو اٹھارہ جن میں دسے مرفوع ہیں اور ان کے رواقہ و  
 اصحاب اکثر۔

## گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی

- |                           |                      |
|---------------------------|----------------------|
| ۱۔ امام اجل محمد باقر     | ۲۔ سعد بن ثابت       |
| ۳۔ ابن شہاب زہری          | ۴۔ عامر شعبی         |
| ۵۔ عبد اللہ بن ابی الہذیل | ۶۔ عمار بن زیاد      |
| ۷۔ ابوقتیلاب              | ۸۔ کعب احبار         |
| ۹۔ مجاہد مکی              | ۱۰۔ محمد بن کعب قرظی |
| ۱۱۔ دہب بن مغیرہ          |                      |

## اکاون صحابہ باقی ساٹھ صحابی ازاں جلد اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں

- |                                                    |                         |
|----------------------------------------------------|-------------------------|
| ۱۲۔ ابی بن کعب                                     | ۱۳۔ ابو امام باقی       |
| ۱۴۔ انس بن مالک                                    | ۱۵۔ اسحاق بن عیسیٰ      |
| ۱۶۔ برادر بن عازب                                  | ۱۷۔ بلال مہاجر          |
| ۱۸۔ ثوبان مولا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۹۔ جابر بن سمیرہ       |
| ۲۰۔ جابر بن عبد اللہ                               | ۲۱۔ جابر بن مطعم        |
| ۲۲۔ حبیب بن جنادہ                                  | ۲۳۔ حذیفہ بن اسید       |
| ۲۴۔ حذیفہ بن الیمان                                | ۲۵۔ حسان بن ثابت        |
| ۲۶۔ حویرہ بن مسعود                                 | ۲۷۔ ابو ذر              |
| ۲۸۔ ابن زبیل                                       | ۲۹۔ زیاد بن لبید        |
| ۳۰۔ زید بن ارقم                                    | ۳۱۔ زید بن ابی ادنیٰ    |
| ۳۲۔ سعد بن ابی وقاص                                | ۳۳۔ سعید بن زید         |
| ۳۴۔ ابو سعید خدری                                  | ۳۵۔ سلمان فارسی         |
| ۳۶۔ سهل بن سعد                                     | ۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ |
| ۳۸۔ ابو الطیل عامر بن ربیعہ                        | ۳۹۔ عامر بن ربیعہ       |
| ۴۰۔ عبد اللہ بن عباس                               | ۴۱۔ عبد اللہ بن عمر     |

- ۴۲۔ عبدالرحمن بن عوف  
 ۴۳۔ عرابی بن ساریہ  
 ۴۶۔ عقبہ بن عامر  
 ۴۸۔ امیر المومنین علی  
 ۵۰۔ عوف بن مالک اشجی  
 ۵۲۔ ام کرز  
 ۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری  
 ۵۶۔ معاذ بن جبل  
 ۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ  
 ۶۰۔ ابو منظور  
 ۶۲۔ ابو ہریرہ  
 ۴۳۔ عدی بن ربیعہ  
 ۴۵۔ عاصم بن مالک  
 ۴۷۔ عقیل بن ابی طالب  
 ۴۹۔ امیر المومنین عسک  
 ۵۱۔ ام المومنین صدیقہ  
 ۵۳۔ مالک بن حریث  
 ۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ  
 ۵۷۔ امیر معاویہ  
 ۵۹۔ ابن ام مکتوم  
 ۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری

### ادنیٰ صحابی

- ۶۳۔ عطاء بن ابی بلتعہ  
 ۶۵۔ عبد اللہ بن زبیر  
 ۶۷۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص  
 ۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی  
 ۶۴۔ عبد اللہ ابن ابی اسف  
 ۶۶۔ عبد اللہ بن سلام  
 ۶۸۔ عبادہ بن صامت  
 ۷۰۔ فہیم بن مسعود

۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

**ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ**  
 ای احادیث کثیرہ وافزہ شہیہ مترارہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انھیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر و ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیوجمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی خاتم النبیین صرف اس ق میں کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض باقی دما سے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اللہ کسی کو نبوت ملنی ممکن ہو یا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالہ ضلالت معارف کا خلاصہ

جہارت پر ہے ۱

**قاسم نافوتوی کا عقیدہ**  
 "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر دوشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں دیکھیں رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے، اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ہیں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء کے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالعرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالعرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمت محمدی میں کچھ فرق۔ آئے گا چر جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کی جائے (۱) ملحقاً۔

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمۃ کو وہ تاویل گھڑی کہ خاتمت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ والست کے زمانے میں بزرگوار کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہو، کما قال تعالیٰ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) ۱

ونزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة  
 لتؤمنین ولا یزید الظلمین الا خساراً ۵۱  
 امارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے  
 شفاء و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں  
 بڑھتا سوا زیان کے۔

اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعد ۵۱ یؤمنون قرآن کے بعد اگر کوئی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

قصہ غزیرہ المولیٰ القدر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی صحابہ کرام اور ختم نبوت لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نو تھے احادیث اور اکثر تزییلات اُن پر علاوہ تھو سے زمانہ حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی منہ پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضائع و خاک کا خیال جانتے ہیں اور اس میں یہی صیغہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں ماننا، صریح کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تزییلوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تھا: میں نے نبی آخر الانبیاء نہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سمجھنے لگا کہ وہ اسی دوسرے انخاص میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلف چلا ہے اور اس کا خدیو نہیں پیش کیا کہ:

”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا ہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور

کسی طفل نادان نے، نہ ان ٹھکانے کی بات کہ وہی تزییلا و دھلیپا اللہ ہو گیا؟“

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ میں سب پیچھے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصہ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ حق مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ٹکڑا ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد وہابی کتاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسول علیہما السلام نے عظیم و علم کے ارشادات سن سن کر شہادت ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ و انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آ رہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسینہ پھیراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزت سے ارشادات جانفزا و دلنوا آ رہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اولیٰ و آخر ہے

۷۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اعلیٰ اور زمانے میں سب سے پہلی

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل عقوبت قرآنِ مفیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سُننے نہ انبیاء کی ماننے نہ ان

کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونکا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک ٹھوٹا۔ اپنی ہی بانگ لگائے جانا

کر یہ سب نافھی کے اوہام خیالاتِ حرام ہیں۔ آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے نہ اللہ

علیہ نیز تزییلات میں حق و حق کی دو حدیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہر قریٰ کی دو حدیں گزریں

خانہ آخر البیوت تھا، عبد اللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک جبر کا قول کہ وہ امت

آخرہ کے ہی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)



وَاتَّالِيهِ رُجْعُونَ ۝

کَذٰلِكَ يَظْهَرُ اللّٰهُ عَلٰی حُلُلِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝  
 رَبِّیْ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ  
 هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ  
 اَوْهَابٌ ۝

ہاں ان نونے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمت بخیر ہیں، دو حدیثیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اسے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المرسلین ہو گے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالرض تھے حضرت عباسؓ مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کر دوں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو۔

ادگمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دینی دینی بالعرض ہے یہ دین دیں بالذات ہے، توریت و انجیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ،

مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا جَمَلًا لَهُ مِنْ نُّوْرِ  
 فَسَأَلَ اللّٰهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْعُذْبَةَ  
 مِنَ الْخُصْمِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَالْكَفْرَ بَعْدَ الْاِيْمَانِ  
 وَالضَّلَالَ بَعْدَ الْهُدٰى وَالْاَحْوَالَ وَالْقُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى  
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اٰخِرِ  
 الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اٰلِهٖ وَ

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے  
 کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور  
 عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد  
 بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد  
 گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور  
 طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے،  
 اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ

لَهُ الْعِشْرَانِ الْكَرِيمِ ۲۵/۴۰

لَهُ " " ۶/۳

لَهُ " " ۲۰/۲۴

صحابہ اجمعین ، والحمد للہ رب  
العالمین -

علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں  
اور آپ کی سب اہل اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین  
الحمد للہ کہ بیان اپنے فہمی کو پہنچا اور حق کا وضوح  
ذروۃ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد

## دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ  
ہونا تو ہر وجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ ہی لفظ تافہ و ہابیرہ قاسمہ کو  
خاتم النبیین کو بھی آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے  
سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے  
راخضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اتنی کڑوں  
کی سزائی، ان چھوٹے بھائیوں کا زہریاں محض تباعہ استطراد اذکور، ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال  
سے قرآن عظیم و احادیث مرقومہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و ولایت کرام  
و علمائے اعلام و دلائل شہیدہ و اصیلہ و ذہبیہ کے دفعہ معہور جس کی تفصیل جلیل و تحقیقی جزیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ  
کی کتاب مظہر القمیریہ فی ابانۃ سبغۃ تعمیرین میں مسطور ہے۔

اب توفیقہ تعالیٰ تکفیر منکران ختم نبوت میں  
منکران ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت  
بعض نصوص ائمہ کرام کے کتبہ سہالی کی طرف  
عائد گروائی منکر۔

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی متبع فی المعتقد  
علامہ تورپشتی میں فرماتے ہیں،

بمکہ اللہ میں مسئلہ در اسلامیان روشن تر از اینست  
کہ آزار یکشت و بیان حاجت زافتہ اما  
ایں مقدار از فتہ آں از ترس آں یاد کریم کہ مبادا  
زندہ بقیے جاہلے را در شبستہ اندازد و بسیار باشد کہ  
نظارہ نیا در نہ کردن و بدی طریقیہا پائے و در نہست  
کہ خدا سے تعالیٰ بر ہمہ چسبند قادرست کہے  
قدرت اورا منکر نیست اما چون خدا سے تعالیٰ  
بمکہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے  
کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن  
قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق  
کے لئے کسی جاہل کو شبہہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ  
نہ رہے لہذا اوقات کھلی بات کی بجائے یوں فریب  
دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی  
قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ

از چہنہ خبر دہد کہ چنین خواہد بود یا نخواہد بود<sup>۱۸</sup> کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے کا حق دلالی سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی ہی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا، وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا جو شخص لمحہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا اور جو شخص کے کسی نبی کے آنے کا امکان نہ

از چہنہ خبر دہد کہ چنین خواہد بود یا نخواہد بود<sup>۱۸</sup> کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے کا حق دلالی سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی ہی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا، وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا جو شخص لمحہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا اور جو شخص کے کسی نبی کے آنے کا امکان نہ

کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح ایمان کی شرط ہے (ت)

امام ابن حجر مکی (نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں،

تنبأ فی زمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجعل قال امہدونی حق ائی علامۃ فقال منی طلب منہ علامۃ کفر لانه بطلہ ذلک مکذب لقول السبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی بعدی<sup>۱۹</sup> امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری نبی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لے معتمد فی المعتمد (فارسی)

لے خیرات الحسان فی مناقب الامام الفضل الحادی والعشرون فی فراسۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

## فتاویٰ ہندیہ (نص ۴ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامعہ الفصولین و فتویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے،

واللفظ العمادی قال قال انا رسول الله او  
قال بالعمادية من يعينهم يرمي به  
من يعينهم يرمي بكم يكفرون لواءه حين قال  
هذه المقالة طلب غيره منه المعجزة  
فيل يكفرا بطلب والمثاقير من المثاقير  
قالوا ان كان عرض الطالب تعجبيرة و  
افتضاحه لا يكفر له

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یہ فارسی  
میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد  
یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا یا نبی ہوں اور  
اگر اس شخص نے اسے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ  
بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا  
اگر اسے عاجز و رُسوا کرنے کی مرض ہے معجزہ طلب کیا  
تو کافر ہو گا ورنہ ختم نبوت میں شک کے سبب  
یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

## اعلام بقواطع الاسلام (نص ۸) اعلام لقواطع الاسلام میں ہے،

واضح تکفیر مدعی السوء و یصھر  
کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه  
لها منه مجوز لصدقه مع استحالة  
المعلومة من الدين بالضرورة نعم ان  
اساد بن ذلك تسفيحه و يات كذب  
ولا كفر له

مٹی برسی تعمیر تو درہی روشن ہے اور جاس  
سے معجزہ مانگے اس کا بھی کوئی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس  
مانگنے میں اس مٹی کا صدق محتمل مان رہا ہے  
حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں  
اگر اس طلب سے اسے حق بنانا اس کا جھوٹ  
ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

## (نص ۹، ۱۰) اسی میں ہے،

ومن ذلك (ای المكفرات) ايضا تكذيب  
نجم او نسبة لعدم كذب اليه

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کاذم کر دیتی ہیں  
کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

او محامیہ اوسبہ او الاستغفات و مثل  
 دالت کما قال الخلیص ما لوتمی فی زمی  
 نبینا اول بعد ان لوکان نبیا فیکفر فی  
 جمیع ذلک و الطاهر انه لا فرق بین  
 تمی دالت باللسان او القلب احد مختصراً۔  
 ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ متنازع زبان سے یا صرف دل میں کے  
 احد مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجر و متنازع کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت اومائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث  
 ہوگا و العیاذ باللہ رب العالمین۔

(فصل ۱۴) یتیمہ الہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ و النظائر غیبہ ہا  
 میں ہے ۱

و للفظ لہا اذ الہم یعرف ان محمدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر الانبیاء  
 فلیس بمسود لانه من الضووریات یتیمہ  
 حسب نہ پہچانے کہ تمہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام  
 انبیاء ہم اسودہ و اسلام سے کچھ نی ہیں تو  
 مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ ہزاراں ہزار جزا اسے خیر و کرم و رضوان اتم کرامت فرمائے  
 طاہرہ قاسمیہ ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صہ ہا پرس بعد وہا یہ ہیں  
 ایک طاہرہ مائتہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ اتفاق و فریب کہ حوام مسلمین بزرگ نہ جائیں بظاہر  
 لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بمعنی آخر الانبیاء ہونے سے صحت انکار کرے گا  
 اس معنی کو خیال غوام و ناقابل مدح قرار دے گا، اسی دلی کے لئے ان اجملہ کرام نے لفظ اشہر و اعرف  
 و مکتوب فی المصنعت اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلطف آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو  
 سب سے کچھ نی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین سے ہے، یہی مراد  
 رب العالمین ہے، اسی ضروری دین و ارشاد ائمہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں

جمل و محل ٹھراتے ہیں قاتلہم اللہ ائی یو فکون (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت)  
 بعد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت سے حجزام اللہ الشوات الفاخرة ونفعنا بعد کاتہم فی الدنیا و  
 الاخرة آمین (اللہ تعالیٰ ان کو قبولِ خیرِ ثواب کی جزا دے اور ہمیں انکی برکات دنیا و آخرت میں نفع عطا فرمائے۔ ت)

### فتاویٰ تانا رخاسبہ تمامہ رخا نیر پھر مالگیر میں ہے :

مرجل قال لا حرم من فرشته قوام فی موضع کذا اعیانک علی امرک فقد قیل انه لا یکمر  
 وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف  
 حالہ اقال انا نبی یتہ  
 یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں  
 فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر بعض  
 نے مشک کہا کافر نہ ہو گا یوں ہی اگر مطلق کہا میں  
 فرشتہ ہوں بخلاف دعویٰ نبوت کہ بالا جماع کو ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ آمد اس میں جو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعد کسا تقدیر و سیاقی  
 (جیسا کہ گزارشہ اور آگے آئے گا۔ ت)

شفا رشتہ عن امام قاضی عاصم مالکی اور اس کی شرح فقیم ارباضی مصداقہ  
**شفا رشتہ قاضی عیاض** ، شہاب الدین میں ہے ،

و کذا لا یکمر من ادعی نبوة احمد مع  
 نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای  
 فی زمانہ کسیلمۃ الکذاب و الاسود  
 العسی ( او ) ادعی (نبوة احمد بعدہ)  
 فانہ خاتم النبیین بعض القراءات  
 والمحدث جہدا تکذیب اللہ ورسولہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کالعیسویۃ)  
 و ہم طائفۃ (من الیہود) فمسبوا  
 لعین بنی اسرائیل الیہودی ادعی النبوة فی زمن  
 یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا  
 ادعا کرے جیسے مسیل کہ آب و اسود عسی یا حضور  
 کے بعد کسی کی نبوت ماننے اس لئے کہ قرآن حدیث  
 میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ  
 شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے بل علامہ و صل اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طاغوت عیسویہ کہ عیسے بن ماری  
 یہودی کی طرف منسوب ہے ، اسی نے مردانِ انکار  
 کے زمانے میں ادعا کی نبوت کیا تھا اور بہت یہود

سہ القرآن الکریم ۴/۳

سہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین فورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۶/۴

اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبی نبوت نہیں ہے اور جیسے بہت رافضی کو مولانا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے ذوق فرقتی برائیت پر بیارہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا صدقہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا اس لئے کہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبوت کی حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ ضرور تم اسمین اور تمام جہان کی طرف رسول بناتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ بات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے۔ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے کلم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید علیہ وروافض علیہ وقاسمہ جدیدہ امیر یہ طریقہ کسی مردود عنید کا تشہد نہ دیا و اللہ الحمد السامیہ

مروان المحمد و متبعه كثير من اليهود وكان من مداهبه تحوير حدوث النبوة لعد سبب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (و کا کثر الرخصة لقائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعدہ) کالبریفة والبیاسیة مهم (و هم انعم من النصارى واشد هوى انهم لا یسهم بحسب الصورة مسلمون ویلتبس امرهم علی العوام (فهؤلاء) کلمہ (کفار مکذوبون) لکن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انه خاتم النبیین و انه ارسل كافة الناس و اجمعت الامة علی ان هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومة المراد منه دون تاویل ولا تخصیص فلا شکی فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعاً جماعاً سمعاً و محققاً۔

منکران ختم نبوت کے فرقے

اسی طرح طائفہ مرزا یہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا دعویٰ ہے اپنے کلام کو کلام الہی و منزل من اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۔ کتاب الشفاء للقاسمی عیاض فصل فی بیان ماحول من المعتقدات مطبوعہ شرکۃ صحافیہ ۲/ ۶۱-۲۶۰  
نسیم اریاض شرح شفاء للقاسمی عیاض ۔ ۔ ۔ ۔ دار الفکر بیروت ۲/ ۵۰۶-۵۰۹

یہ فقرہ آپ نزد سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کچھ کا فودل سے انتکار زائد ضررہ  
والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

### مجمع الانہر وجزء امام کردری وجمع الانہر شرح طبعی الاکبر میں ہے :

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیحب بانہ من سولنا فی الحال  
و خاتم الانبیاء والمرسل فاذا امان بانہ  
من سول ولہ یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون  
مؤمنا  
ہمارے عوا ہمارے سزا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے  
رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور  
رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا  
رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام  
انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان  
نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان میں نہ ضرورت بحسب وجہ سے قائل ہونا کہ در جو ختم ہوت پر ایمان نہ لایا  
قطعا حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جاتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلال کے پاس سے لائے  
سب پر ایمان لانا کہ فقہ فی کلام الامام التورپشتی من حصہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام  
میں پتے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اردبیلی امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں :

(بقیہ ماسیہ صفحہ گزشتہ)

بتاتا ہے اور اس کے رسالہ ایک غلطی کا اقرار سے منقول کہ اس میں صراحت اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے  
افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصطفیٰ علامہ مدظلہ نے  
بدل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام المسود والعقاب ہے ،  
واللہ اعلم ، عفی عنہ صحیح (م)





تَعَاوَنَتْ لَهُمْ نَارُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَسَاسُوا  
حَلْقَهُ إِلَى يَوْمِ الْاٰلِآئِیْنِ وَقَدَّمَ اٰلَهُمْ وَاٰلَهُمْ  
وَاٰلَهُمْ فِي لَآسَرٍ دِیَارٍ اَفِیْهِمْ بِالْعِوَا  
فِیْ غُلُوْهِمْ وَصَرَصُوْا عَلٰی الْكُفْرِ وَتَرَكَوْا  
الْاِسْلَامَ وَفَارَقُوا الْاِیْمَانَ وَجَعَلُوا اِلٰلٰهَ  
وَالنَّهْسِلَ وَالتَّسْوِیْلَ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ  
اِلٰی هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ۛ

میں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت  
تک ان را فضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درت  
کی جزا اکیڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر  
ان میں کوئی اپنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنے  
خلو سے گزاردیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے  
ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر  
ہو گئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا  
مذہب رکھے۔

الحمد لله الذي جعل في يدنا هذه الحجة التي هي  
اسرار لعنة بنديزمن في زمين في قلوب في بوجها في كنهه بهار في دو ايک حشرات الارض كمن كمن تازة  
نكل پرے وہ بھی کچھ اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقرر سفر کو پہنچ گئے ایک آدمہ کیں باقی ہو تو وہ بھی قہر انہی سے  
اس مہلت الاولین ۵ ثم تبعهم الاخرین ۵ كَذٰلِكَ فَعَلَّ بِالْمَجْرُمِیْنَ (کیا ہم نے انہوں کو ہلاک  
نہ فرمایا پھر کچھ لوگوں کو ان کے پیچھے پیچھے۔ ان کے ساتھ ہوا ایسا ہی کرتے ہیں۔ کا غنظر ہے۔

### تحفہ شرح منہاج تحفہ شرح منہاج میں ہے

او کذب رسولاً او منياً او نقصه باي مصفح  
كان صغرى اسمه مریدا تحقيرة او جواز نسوة  
احد بعد وجود نبينا صلى الله تعالى عليه  
وسلم وعيسى عليه الصلوة والسلام  
بهي قبل فلا يرد به

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح  
اس کی شان گھٹائے، مثلاً بریت تو ہیں اس کا نام  
چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے  
اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور کی تشریف آوری  
سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اقرار ضرور ہوگا۔

لے غیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں مصطفیٰ الہابی مصر ۸۸/۱  
سے القرآن الکریم ۷۷/۱ تا ۱۸۱  
سے المعتقد المتفق بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند لمعتہ مکتبہ حامدیر لاہور ص ۲۸-۱۲۷

## شرح منہاج عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی شرح الفرائد میں قرأتے ہیں :

وذهبهم غنى عن البيان بشهادة  
العيان ، كيف وهو يؤدى الى تحوير مع نينا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعد ۵ ، و  
ذلك يستلزم ترك تزيين القرآن اذ قد نص على  
انه حاتم النبیین و آخر المرسلین ، وثب  
السنة ، العقب لا يجزى بعدى ، واجمع  
الامة على القاء هذا كلاما على ظاهره و  
هذا احدى المسائل المشهورة القوم  
كسر ما فيها الملازمة لعنهم الله تعالى له  
که میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے کچھ میں آتے  
ہیں یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب جو اہل اسلام نے دارِ سند کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر  
لعنت کرے۔

نقل هدين خاتم المحققين معين الحق  
المبين السيف السلول مولانا فضل الرسول  
قدس سره في معتقد المنقذ -  
یہ مذکورہ دونوں جہاتیں خاتم المحققین ، حق مبین کے  
معاون نسکی تنوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے  
اپنی کتاب المعتقد المنقذ میں نقل کی ہیں (ت)

مواہب شریف آخر ذوق ثالث ، مقصد سادس میں امام ابن جان صاحب صحیح  
مواہب شریف مستی بالتفاسیم والانوار سے نقل فرمایا ،

من ذهب الى ان النسوة مكتوبة لا تقطع  
او الى ان لولي افضل من النسي فهو  
مرديق الى آخره -  
جو اس طرف جاسے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے  
ختم نہ ہوگی ، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل تسلیم  
وہ زندیق ہے دین طہد دہریہ ہے ۔

علامہ زررقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا، لتکذیب القرآن وخاتم السیئین یشخص اس وجہ سے  
کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

**امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے،**

صنف من الر واهل قالوا بان الامراض  
لا تخلو عن النبی والنوة صارت میراثا  
عن اولاده وقال اهل السنة والجماعة لا ی  
بعد سینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال  
اللہ وکن رسول اللہ وخاتم المرسلین وقال  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی  
بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لایہ انکر  
النص وکذا لا یؤثر لایة بعض المنصور  
قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یہ بھی ہے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کاذب ہے۔

**تمہید ابو شکور سالمی تمہید ابو شکور سالمی میں ہے،**

قالت الر واهل ان العالم لا یكون حالیا عن  
النبی قط وهذا کفر لان اللہ تعالیٰ  
قال وخاتم المرسلین ومن ادعی النوة ف  
ما ساد به یصیر کافرا ومن طبع منه  
معجزات فانه یصیر کافرا لایہ شک ف  
النص ویجب الاعتقاد بانه ما کان لاحد  
شركة فی النبوة لمحمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بخلاف ما قالت الر واهل

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر  
ہے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے وخاتم المرسلین  
اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے  
معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک  
پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد  
فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافضی کے کہ بولی علی  
کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

لے شرح الزرقانی علی الموابب القدیة المقتصد السادس النواة الثالث دار المعرفۃ بیروت ۱۸۸/۶  
لے روح البیان آیہ ما کان محمد اباحد من رعاکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۱۸۸/۷

ن علیا کان شریکاً لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فی النبوة وهذا منهم کفر<sup>۱</sup>۔  
شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر  
ہے۔

مولانا عبد العلی بحوالہ علوم ملک العلماء رحمہما عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں :

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں  
اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے، فضل میں  
اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے  
اور ان پر یقین وہ جہاں ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الابد  
تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور فضل انبیاء  
جو کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل  
ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا  
ثبوت ممکن نہ ہو اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

یہ لعن و شرب لقمہ بنی نبیین، کبر ریحی نہ تہ سے نہ تہ کے جس اولیاء ہونے سے انکار قرآن  
سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے  
انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدیہ مقصد سابع فصل اول پھر  
علامہ عبد العلی نابلسی حدیث ندیر باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں :

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی و لدنی شیطان و  
یسی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی اور  
ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے  
مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے  
شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کے میرا یہ علم وحی جدید کے

لہ التمیذ فی بیان التوحید ابواب السابغ فی المعرفة والایمان دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کتب ۱۱  
۱۱ شرح سلم بعد العلی بحث التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۰

عليهما الصلوة والسلام فالعلق بهما فب  
 تحريز الاستثناء عن الدعاء بالعلم اللدني  
 الحاد وكفر يخرج عن الاسلام  
 موجب لاراقة الدم والعرق ان  
 موثق عليه الصلوة والسلام  
 لم يكن مبعوثا الى المنصور، ولم  
 يكن المنصور ما مورا مبتاعته ومحمد  
 صلى الله تعالى عليه وسلم الى جسيم  
 الثقيلين فرسالته عامة للجن والانس  
 في كل زمان، فمن ادعى انه مع  
 محمد صلى الله تعالى عليه وسلم  
 كالمنصور مع موثق عليهما الصلوة  
 والسلام اذ جوز ذلك لاحد من الامة  
 في عهد الاسلام (كفر به هذه الدعوى)  
 ويشهد شهادة الحق ليعود الى  
 الاسلام فانه مفارق لدين  
 الاسلام بالكلية فضلا عن ان  
 يكون من خاصة اولياء الله  
 تعالى وانما هو من اولياء الشيطان و  
 خلفائه ومواب الى الضلال و  
 الاضلال والعلم الصادق الرحمان في  
 هوشة العبودية والمتابعة لهذا النبي الكريم  
 عليه اذكي الصلوة واتم التسليم وبه يحصل  
 الفهم في الكتاب والسنة بما يختص به  
 صاحبه كما قال علي امير المؤمنين (وقد سئل

مطابق ہے، رہا حضور موسیٰ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا  
 قصد ذکر کفر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہا الصلوٰۃ  
 والسلام کو معلوم نہ تھا، اسے یہاں دستاویز بنا کر  
 علم لدنی کے سبب وحی کی پروانہ رکھنا بڑی بے دینی  
 کفر ہے، اسلام سے نکالی دینے والی بات ہے جس  
 کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے  
 نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص نبی، سزائے کی  
 طرف بھیجے گئے تھے کان اسبی یبعث الی قومہ  
 خاصۃ) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن و  
 انس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں  
 ۱۱۔ ارسات الی الخلق كافة) تو حضور کی رسالت  
 ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو ہر آدمی  
 ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھے ایسے تھے جسے کسی کا جھڑ  
 اُمت میں کسی کے لئے یہ ترسب ممکن مانے وہ سنے  
 سرے سے مسلمان ہو کر اس قول کے باعث کافر ہو گیا  
 مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین  
 اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چاہئے کہ اللہ عز و  
 جل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی  
 اور گمراہی و گمراہی میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے  
 علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں  
 ایک خاص کچھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح یگانہ بخاری  
 و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ  
 تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم ابلیسیت کو نبی صلی اللہ

(کتاب فی الصحیح وسنن الدارقانی) ہل  
 خصمک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم بستی دون الناس رکما ترعم الشیعۃ  
 فقال لا لاقہما یؤتیہ اللہ عباد فی کتابہ  
 مختصرا مزید امامیت الہدایین من  
 شرح العلامة السمرقانی۔

برزخ اللہ تعالیٰ بستی و الہیہ بفضل رحمۃ  
 ہا ولیائہ وصل وسلم علی خاتم  
 نبیینہ محمد و آلہ وصحبہ واجبانہ  
 آمین۔

## سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شئی ایسی عطا فرمائی ہے  
 جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ بعض گمان کرتے ہیں  
 فرمایا: نہ، مگر وہ مجھ کو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں  
 کو تشریف عزیز میں عطا فرمائی اہ مختصراً ہدایین  
 والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً  
 ہدایین میں شرح زرقانی کی عبارت ذائد لائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل، احسان و نعمت میں عطا  
 فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوة و سلام نازل فرمائے  
 خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل و  
 اصحاب سب پر۔ آمین: (ت)

ولید بلیغ خواہ کوئی پلید تم نبوت کا ہر منکر عقیدہ صراحتاً جاہد  
 ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید

امیری قاسمی شہیدی مرید کسی عالم ربانی شدید۔ سب سرکاری کافر متہ طریقیہ لعنہ، معرر  
 الحمید (ن) پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ (ت) اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،  
 نہ یس من اھلک امہ عمل غیر صالح۔ وہ تیرے گمراہوں میں نہیں بیٹھیں اس کے کام  
 بڑے ناگوار ہیں۔ (ت)

نہ اسے سید کہنا جائز۔

## منافی کو سید نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقربوا لھا فمیتا فانہ ان یکن میتا  
 فقد متخطتم منکم عزوجل کی روایہ  
 منافی کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک

تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو  
 کہ المواہب اللدنیۃ المقصد اصباح الفصل الاول علامات حجتہ الرسول المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۷۹-۸۰  
 شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ ۔ ۔ ۔ دار الفکر بیروت ۱۱/۱ - ۳۱۰

۳۶/۱۱

۳۴۳/۲ کتاب الادب باب لا یقول الملوک ربی و ربی آفتاب عالم پریس لاہور

ابود ووالف فی بسند صحیح عن بریدہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
ابوداد اور انسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ

روایت حاکم کے لفظ یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اد اقال مرجع المساقی یا سید فقد اغضب  
ربہ عزوجل۔  
جو کسی منافق کو "اے سید" کے اسی نے اپنے رب

کا غضب اپنے اوپر لیا۔ ۱۰، لیا ذی اللہ رب العزیز  
پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتقام سے حکمی ہو سکتا  
بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاهر سے عداوتی نہیں اگرچہ سید بننا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو  
انکہ دینی اویسے کا طین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام محمد اللہ  
تعالیٰ خاستہ کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کسی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ،

اللہ یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت  
ویطہرکم تطہیرا۔  
اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے  
نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر دے۔

تمام فائدہ اور بزار و ابویعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم باقائدہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان فاطمة احصت فرجہا فحرمہا اللہ و  
فمیتہا عن الناس۔  
بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل  
نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں،

سالت ربی ان لا یدخل احدنا من اهل بیتہ  
البراق عطا یہا۔  
میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے  
اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اسے میری یہ مراد  
عطا فرمائی۔

۱۰ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۳۱۱/۲

۱۱ القرآن الحکیم ۳۳/۲۳

۱۲ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۵۲/۳

۱۳ کنز العمال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۲۱۲۹ موسسة الرسالہ بیروت ۹۵/۱۲



اہلبیت عذاب سے بری ہیں  
 طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا،

ان الله تعالى غير معد لك ولا ولدك به  
 بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری  
 اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ  
 ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما سميت فاطمة لان الله عظمها ودريتها  
 فاطمہ اس لئے نام پڑا کہ اللہ عز وجل نے اُسے  
 اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ  
 فرما دیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جاسکتے  
 قرطبی آیہ کریمہ ولسوف يعطيك ربك فترضى کی تفسیر میں  
 حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ  
 انہوں نے فرمایا،

رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 یعنی اللہ عز وجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے راضی کر دیے کا وعدہ فرمایا اور محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دوزخ کی ہے، نار ظہیر کرم میں عاصی جس کا مستحق ہو، اور نار علود کا فرق ہے۔ اہلبیت کرم  
 عنہ ودا ابیشی فی نواحق حیث قال جاء  
 مسند روایہ ثقات انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 قال لا طیئہ فی ذکرہ ۲۰ مرہ (م)  
 انہوں نے کہا مسند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی  
 ثقہ ہیں کہ نور علی الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کو ذکر کیا ۲۰ مرتبہ

لے الجمع الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۶۸۵ المکتبۃ الفیضیۃ بیروت ۲۶۳/۱۱  
 لے امیر السید الذہبی بحوالہ ابن عساکر المقصد الثانی الفصل الثانی المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۲۴۳/۲  
 تنزیہ الشریعۃ بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین الفصل الاول دارالکتب العلمیہ بیروت ۴۱۲/۱  
 لے الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) تحت آیہ ولسوف يعطيك ربك وارجوا لمرات العربیہ بیروت ۹۵/۲

میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بقرہ زہرا و حضرت سیدہ مجتبیا و حضرت شہیدہ کربلا علیہ السلام علی سیدہم  
علیہم و بارک و سلم تو بالقطع و الیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور خصوص متواترہ حاکم  
باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بغض نہ تھا تو مطلق دخول سے محفوظ لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے  
تبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خود مقصود جب بھی نفی کھنہ پر  
و دلت موجود۔

شرح المواہب اللامعة الاثر قافی میں زیر حدیث مذکور :

انما سبیت فاطمة علیہا ما سب ما سب و ابناھا  
والمسب مطلق و اما من بعد اھم  
والممنوع عنھم ناس المحلود،  
واما ما رواه ابو نعیم و الخطیب ان علیا  
الرضا بن موسیٰ النکاظم بن جعفر  
انصاف سئل عن حدیث ان فاطمة  
احصت فقل صاحب بالحسن و  
الحین و ما تعد الاحبار یوں عنہ من  
توبیخہ لاجلہ نرید حین خرج علی  
العاموس و قوله اخری قوله صلی اللہ  
تعلی علیہ و سلم ان فاطمة احصت  
الحدیث انت هذا لمن خرج من  
بطھا لانی و لا ینک هذا من یامس  
انوارہم و عدم الاعتقاد بالما قبل و ان  
کثرت کما کان الصراخ بالقطع لھم  
بالجھت علی عایة من الخوف و المراقبہ  
و الاقلعہ ذمیرہ لایخص من خرج  
من عنہ فی لسان العرب و من ذریئہ

بیشک غرضی نہ تھا کہ یہاں کہہ لیں فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر  
مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے سوا کیسے جہنم کا  
ممنوع ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ  
کا سلام ہو اور یہی جو التعمید اور خطیب نے روایت  
کیا ہے کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر صادق  
تہ اس حدیث کے بارے میں پوچھ گیا کہ فاطمہ نے  
اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انھوں نے جواب میں فرمایا  
یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو مومنین  
نے ان سے یہ نقل کیا کہ انھوں نے اپنے بھائی زید  
کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مومن پر  
خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی  
حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث اس پر انھوں نے  
فرمایا یہ میرے اور میرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے پیدا ہوا ہے ان  
سب کے لئے ہے، تو یہ تو واضح اور مناقب کثیرہ کے باوجود  
غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحیح کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین کے لئے نبوت قطعی ہے اس کے باوجود  
و خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریعہ کا لفظ عربی

داؤد و سلیمان الایة و بینہم و بینہ قرون  
 کثیرة فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع  
 فصاحتہ و معرفتہ لفظ العرب علی ان  
 التقليد بالظان یطرد خصوصیتہ ذریعہا  
 و معینہ الا ان یقال للہ تعذیب الطائف  
 فالحصوۃ ان لا یعذبہ اکراما لہا  
 واللہ اعلم رحمہم غفر لہم و رأیتی کتبت علی  
 ہامش قولہ الا ان یقال ما لعلہ  
 اقول ولا یجبدی فان الوقوع مسمو  
 بانجماع اہل السۃ و اما الامکان قیاسا  
 عند من یقول بہ ان خلاف اثبتنا  
 القریۃ بانہم اللہ تعالیٰ عنہم  
 فانہم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ  
 علی ہامش فوائد الرحمۃ غرض مسلم  
 الثبوت لحدودہم بما یکفی و یشی ما فی  
 اجہدی یرہا امرکت و اھیل الخ قول  
 ما دانا الاشعریۃ رحمہم اللہ تعالیٰ و  
 رحمہم اللہ جمیعہ واللہ اعلم بالصواب  
 فی کل باب ۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکیؒ

اذا تقریر ذلک فمن علمت نسبتہ الخ الی

ظن میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں جیسے  
 آئہ کریمہ من ذریتہ داؤد و سلیمان ہے، حالانکہ براہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد و سلیمان علیہما السلام کے  
 درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضا ہی قصہ  
 اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں  
 لے سکتے، مگر وہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے،  
 مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو احقران کی  
 تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا  
 کے اکرام کے لئے ایسے مذاہب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ  
 اعلم رحمہم غفر لہم جس نے رفقانی کے قول "لان یقال"  
 پر سید نہا نے یہ کہ عبارت یہ ہے اقول (میں  
 کتابوں) ان کا یہ بیان معیہ نہیں ہے عذاب کا  
 وقوع تو باجماع اہلسنت منوع ہے، باقی رہا امکان  
 تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ  
 ماتریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ کہ  
 محال سمجھتے ہیں میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت  
 کی شرح بحر العلوم فرائع الرحمۃ پر حاشیہ میں کافی  
 اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کوسادات  
 اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ  
 ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

توجیب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلسنت نبی اور

البيت النبوي والسر العلوي لا يخرج  
عن ذلك عظيم جيته ولا عدد دياسته  
وصيانتہ ومن ثم قال بعض المحققين  
ما مشال الثنتين الزاني او الشارب او  
البارق مثلاً اذا اقصا عليه الحد الا كما مير  
او سلطانا لم تلطحت برجله بقدر  
فصله عنهما بعض خدمه ولقد يرفق  
هذا المشال وحقن وليتأمل قول الناس  
في امثالهم الولد العاق لا يحرم الميراث  
لعم انكمرات فرض وقوعه لاحد من  
اهل البيت والعياذ بالله تعالف هو  
الذي يقطع النسبة بين من وقع منه  
و بين شرفه صلى الله عليه وآله وسلم  
انما قلت ان فرض لا نخب اكاد ان  
اجرم ان حقيقة الكفر لا ترفع من  
علم اتصال نسبه الصحيح بملك البصحة  
انكريمة حاشا هم الله من ذلك و  
قد احوال بعضهم وقوع نحو الزنا و  
الولد من علو شرفه فما ظنك  
بالكفرية

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی بنائیت  
اور عدم دیانت و صیانت اس کو اس نسبت سے خارج  
کرے گی، اس بات کی بنا پر بعض محققین نے فرمایا  
زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف  
یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے  
پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور  
سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے  
کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں  
اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے  
والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائیگی  
میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے  
کیونکہ مجھے حسب ذم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب  
سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا  
انہ قما نے ان کو اس سے بلند رکھے، بعض  
نے تو ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی  
محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت  
یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال  
ہے۔ (ت)

## شیخ اکبر اور اہلبیت امام الطریقۃ سانی الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ

باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَحْضًا قَدْ طَهَّرَهُ اللَّهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ تَطْهِيرًا وَ أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ هَوَّكَلْ مَا يَشِينُهُمْ دَهْمَ الْمُطَهَّرُونَ بَلْ هُمْ عَيْنُ الطَّهَارَةِ فَهَذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ شَرَكَ أَهْلَ الْبَيْتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ إِي وَاسْتَوْقَدَ مِنْ الْمَدَنِيِّ قَدْ طَهَّرَ اللَّهُ سَبْحَانَ بَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ مَتَا هُوَ ذَابَ بِالنِّسْبَةِ إِلَى مَا قَدْ دَخَلَ الشَّرَّاءُ أَوْلَادَ فَاطِمَةَ كُلِّهُمْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فِي حُكْمِ هَذِهِ الْآيَةِ مِنَ الْعَصْرَانِ إِلَى الْآخِرِ مَا أَفَادَ وَاجِبًا وَ شَهَ كَلَامَ طَوِيلٍ نَفِيسٍ جَلِيلٍ فَطِيلُكَ بِهِ مَرْنَقْنَا اللَّهُ الْعَمَلُ بِمَا يَحِبُّهُ وَ يَرْضَاهُ لَا يَحِبُّهُ

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خاص عہد میں کران کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا اور جس ہر ایسی شے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہلبیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیت کریمہ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پیلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قدّر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام ساداتِ محدث خاتمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تاکہ جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ منہ کلام مستند یا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حقہ عطا فرمائے، آمین! (ت)

اگر کئے بعض کثرینجی بیشمار اسدغالی رافضی بہت سچے محمد مجھوٹے صوفی کچھ بہت غام  
بد عقیدہ سید شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کھراڑہ منکرین ضروریات دین ہیں سید  
کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگر پہ شہرت پر قناعت والی صواب  
علیٰ البہم (لوگ اپنے نسبوں میں ایمن ہیں۔ ت) محجوب خلافت پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل با مقبول  
و علیل اور جو اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کا فر نجس ہے قاتل تعالیٰ انہا المشرکون  
نجس (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک مشرک بڑے ناپاک ہیں۔ ت) اور سادات کرام طیب و طاہر قاتلہ  
تعالیٰ و یطہر کھٹکھٹا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ ت) اور کبھی و طاہر باہم  
تبیان ہیں کہ ایک ششی پر معانی کا صدق محال، جب علامتے کرم تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر  
واقع نہ ہوگا، یہ شخص صراحتہ کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورتہ ظاہر اسے اگر اس نسب کرم سے انتساب  
پر کوئی سند معتد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی انراض فاسد سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے طر  
قلتا اور زان شود امسال سید می شوم

(اس سال سید بن گاتا کرک ہیں۔ تانی مرت)

رافضی سید شہر میں یا کر فتن اختیار کرے کل میر صاحب کا تمنا پائے تو فلاں کافر سے کیا اور ہے کہ  
خود ہی بیٹھا ہو یا اس کے باپ و ادا میں کسی نے ادعا کی سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو اور اگر  
بالغرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تاجر ہے، عدا  
محمد بن علی صبان مصری اسراف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل البیت الطاہرین میں فرماتے ہیں،

ومن ین تحقیق ذلک لعیار احتمال خود  
بعض لباء و کذب بعض الاصول فی  
الانتساب  
یہ کہتے ثابت ہو جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری  
اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا  
احتمال ہے۔ (ت)

لہ القرآن الکریم ۲۵/۹

۲۳/۲۳

۳ اسراف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صبان مصری

یہ وجہ ہیں ورنہ عاشا اللہ ہزار ہزار عاشا اللہ زمین پاک حضرت بتوں زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذ باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دودیل جلیل واجب التوقیل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی و بابی متصوف بخیر ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

تین قیاس پر مشتمل

## دلیل اول

(۱) شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ، یہ شخص نجس ہے۔

(۲) ہر سید صحیح النسب طاهر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ، کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص، اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو ثبوت قلعی۔

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ، یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ

مستحق نار نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا نشانہ ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔

تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے

تمام و کامل مسئلہ و سلام ہمارے آقا و مولے،

انسان و جن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین

اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے

ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے

شفقت و مہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے

اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں

کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا

طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ

والحمد لله الکریم المنان والصلوة والسلام

الاتقان الاکملان علیٰ سیدنا و مولانا

سید الانس والجنات خاتم النبیین

بنص الفرقان و علیٰ آلہ و صحبہ

و تابعیہم باحسان و علیہم

یا اللہ یا رحمن آمین آمین یا رؤف

یا حنان سبحانک اللہم و بحمدک

اشہد ان لا اله الا انت استغفرک

و اتوب الیک و اللہ سبحانہ و تعالیٰ

اعلم و علمه جبل مجید « اقدس و بڑے علم والا اور اسی جبل مجید کا علم نہایت تمام  
احکم ۔ اور نہایت قطعی ہے (ت)

کتبہ مجیدہ المذنب احمد رضا البریلوی  
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی نئی سننی قادریہ  
جیدہ المصطفیٰ احمد رضا

## تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکتبہ معظمہ دام مجیدہ

تمام تقریظیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے جس قدر عقل  
بنایا اور رضا و قبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے  
نبی و سرور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے  
اور تمام رسولوں کے سرور کی پر جلال عظمت قدر کے  
مسابقت پر مسئلہ و سلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی  
دیتا ہوں کہ اللہ صمد لا شریک کے بغیر کوئی معبود  
برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے،  
ہمارے سرور، اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسولوں کے  
خاتم و اشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث وہ ہمشیر  
کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول  
ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی آل و اصحاب  
پر جو قابل قدر حیرت انگیز ہیں اور ائمہ مجتہدین پر  
قیامت تک، ابا بکر صدیق میں نے اس جواب کے  
سرور ائمہ سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا، ہی  
خوشی ہے ایسے جواب با صواب سے کہ  
باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا،  
بلکہ یہ نری برایت ہے جو حق و صواب تک پہنچانے

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول  
ومضنا بالرضا والقبول نسأله الصلوٰۃ  
والسلام کما ینبغی لجلال عظمت قدر  
نبینا وسیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم وخاتم الانبیاء وسید کل  
رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده  
لا شریک له المنزه عن الکذب و  
الاقول والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا  
محمد خاتم انبیائه واشرف مرسله  
المبعوث الی کافة الخلق والی  
الاسود والاحمر هو الشافع المشفع  
فی المعشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وعلی آلہ واصحابہ الصابغ العزیز  
وعلی الائمة المجتہدین الی یوم  
الیقین اما بعد فقد نورمت جفنی  
بائتد هذا الجواب فیما طرب من  
جواب اصحاب لایاتیه الباطل من بیعت



یہ دیکھو ولاعت خلفہ بل ہدایۃ مہدایۃ  
الحق والحق والصواب وكيف لا وهو  
للبحر الطمطم والحبير الفهام قدوة  
الفقهاء والسحدين ونبذة الکلاء والمضون  
مباحث البلاء المتکلیين ومركز الفصحاء  
المہرین جامع المتن وشامخ الفنون  
التقنی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج  
الحافظ القاسمی الشیخ احمد رضا خان  
لازال شمس افاضتہ علی العالمین مشرقہ  
وصبصام اجوبتہ لاعتاق الملحدین  
قاطعة جزاء الله عنا وعن السالین خیر الجزاء  
وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری  
ان هذا الجواب لا یقبل الا ذو قلب سلیم  
ولا یغرض فیہ بالباطل الا الملحد الزنازق  
الرجیم کما قیل ہے

الحمد لله ان الحق قد ظهر

الاعلیٰ اکملہ لا یعرف القسم

من فاضل نال من اياته الشرفا

اروی صحاب نداء الحق والبشوا

والحق ان من یضل الله فلا ھادیک لہ

ومن یھدہ فلا مضل لہ اللهم اجعلنا

متصفین بالافعال کہا جعلتنا واصفین

بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاہ سیدنا

محمد والوال و احفظنا من زائل الزائلین

ومن همزات الشیاطین و اخر دعوانا

والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھانیں مارتے ہوئے سمندر،  
(نہائی فہم والے ماہر، فقہار اور محدثین کے مقدر اور)  
کالمیں و مفسرین کے نشان، بلین کلام والوں کے باغ،  
فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے حبس، فنون  
کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمان وقت  
مولانا المساجد حافظ قاری الشیخ احمد رضا خان  
کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہاتوں  
پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار محمدی کی  
گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام  
مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور  
اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و  
نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی  
سسر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی  
قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و  
زندقہ مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا،

الحمد لله مشک حق ظاہر ہوا اگر اندھوں کے لئے

نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے

فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد

سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بدلے جن و

بشر کو سیرایا کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی  
نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا  
کوئی نہیں، اسے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے تصف  
فرما جیسے توستے ہیں اقوال میں واصف بتایا، حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلے سے

ہیں راضی بنا اور ہم سے راضی ہو، اور میں گراہوں کی  
گراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری  
آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد علی  
چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۴ھ  
میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)

ان الحمد لله رب العالمین فمقہ بینانہ  
الراجی عنہ وربہ الحق الباری احمد المکی  
الچشتی الصابری الامدادی المدرس  
بالمدرسة الاحمدية الواقعة في مكة  
المحمية سنة ۱۳۱۴ھ۔

